عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

INTERNATIONAL URDU WEEKLY
KHATM-E-NUBUWWAT
KARACHI PAKISTAN

ہفت روزہ ختم نبوۃ

نگراں، مفتی منیر احمد اخون

جلد ۱۴ | ۳۰ ذیقعد تا ۶ ذوالحجہ ۱۴۱۶ھ بمطابق ۱۹ تا ۲۵ اپریل ۱۹۹۶ء | شمارہ ۴۷

حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری اور ردِّ قادیانیت

بہائیت
جماعت، افکار و عقائد

حقوق الاطفال فی القرآن

قیمت: ۵ روپے

مہر پورا واجب ہو گا

سوال .... میں نے اپنے لڑکے کی شادی کی جس لڑکی سے شادی ہوئی وہ ذہنی مریضہ نکلی۔ مزید یہ کہ اس پر آسیب کا اثر بھی نکلا۔ شادی کے بعد رات کے وقت وہ میرے لڑکے کو مارتی تھی۔ اس کی زبان بند کردی۔ حقوق زوجیت یعنی مباشرت نہیں ہوئی۔ بعد میں طلاق دے دی گئی۔ ایسی صورت میں مہر ادا کیا جائے یا نہیں۔ پورا مہر یا اس کا کچھ حصہ؟

(منہاج الحق ساقی)

جواب .... صورت مسئولہ میں اگرچہ مباشرت نہیں ہوئی مگر خلوت صحیحہ پائی گئی ہے جس کی وجہ سے مکمل مہر واجب ہو گا۔

والمهر يتا كد باحد معان ثلاثة الدخول والخلوة الصحيحه و موت احد الزوجين سواء كان مسمى او مهر المثل الخ

(عالمگیری ج ۱ ص ۳۰۳ الباب السابع فی المہر)

تنسیخ نکاح کی صحیح صورت

سوال .... میں نور احمد ولد محمد دین کو دسمبر ۱۹۹۵ء کو ایک شخص منیر احمد مسمی معرفت فوٹو شدہ کاپی ملی جب میں نے اسے پڑھا تو معلوم ہوا کہ میری بیوی نے مجھ سے عدالت کے ذریعے خلع لے لیا ہے۔

۱ — اب میں یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں۔ یہ خلع شرعاً جائز ہے یا ناجائز؟

۲ .... یہ عورت میری بیوی رہی یا نہ رہی؟ (جب کہ میں اس تمام عدالتی کارروائی و معاملے سے لاعلم تھا)

۳ .... ہم مکان نمبر ایم سی ۲۴۰ گرین ٹاؤن کراچی میں تقریباً سال پہلے رہتے تھے اس دوران ہم نے کئی مکان تبدیل کئے تین سال کے لئے ہم پنجاب بھی گئے پھر کراچی آئے ۱۹۹۳ء سے ہم مکان ایم سی ۸۷۶ میں قیام پذیر ہیں ۱۹۹۴ء اگست میں ہم بحمد اللہ ایک بچے اور بچی کی شادی کے فرض سے سبکدوش ہوئے اس دوران میری اور بیوی کی گھریلو ناچاقی ہوئی اور بیوی اپنے بچوں کے گھر برابر ملنے کے لئے جاتی رہی اس کے بعد مجھے عدالت کی طرف سے عدالتی خلع کا فوٹو کاپی منیر احمد نامی شخص کی معرفت ملا اور ان تمام معاملات میں میرے بچے گواہ ہیں تو آپ شریعت کی رو سے مسئلے کا حل فرمائیں۔

(نور احمد)

جواب ... واضح رہے کہ خلع کا مذکورہ طریقہ کار جائز نہیں۔ شرعاً صحیح فیصلہ کی صورت یہ ہے کہ عورت کے دعویٰ دائر کرنے پر عدالت شوہر کو طلب کرے اور اس سے عورت کی شکایات کے بارے میں دریافت کرے۔ اگر وہ عورت کی شکایت کو غلط قرار دے تو عدالت عورت سے اس کے دعویٰ پر شہادتیں طلب کرے۔ اور شوہر کو صفائی کا پورا موقع دے۔ اگر تمام کارروائی کے بعد عدالت اس نتیجہ پر پہنچے کہ شوہر ظالم ہے اور عورت کی علیحدگی اس سے ضروری ہو تو عدالت شوہر سے کہے کہ وہ اس کو طلاق دے دے۔ اگر اس کے بعد بھی شوہر اپنی ہٹ دھرمی پر قائم رہے اور مظلوم عورت کی گلو خلاصی پر راضی نہ ہو تو عدالت ازخود تنسیخ نکاح کا فیصلہ کردے۔ اگر اس طریقہ سے فیصلہ ہوا تو یہ صحیح سمجھا جائے گا لیکن جیسا کہ آپ نے لکھا ہے کہ محض عورت کی درخواست پر فیصلہ کردیا گیا نہ عورت سے گواہ طلب کئے اور نہ شوہر کو بلوا کر اس کا موقف سنا گیا بلکہ شوہر کو پتہ تک نہیں ایسا فیصلہ شرعاً کالعدم ہے اور عورت بدستور آپ کے نکاح میں ہے۔ اس کو دوسری جگہ عقد کرنے کی شرعاً اجازت نہیں۔

الخلع ازالة ملك النكاح ببدل بلفظ الخلع كذافى فتح القدير ....

وشرطه شرط الطلاق ... عالمگیری ص ۴۸۸ ج ۱

قادیانی سلام کا جواب

سوال...... ایک قادیانی جب سلام کرے تو کیا مسلمانوں کو جواب دینا چاہئے؟ نور شپال مرزوادہ میں قادیانی مربی نے ہدایت کی ہے کہ جب بھی تمہیں کوئی مسلمان ملے اسے سلام کرو اس سے تم بچے رہو گے پوچھنا یہ تھا کہ قادیانی کا سلام کرنا کیا واقعی سلام ہی ہے؟ یہ سلام کی آڑ میں قادیانی اپنا بچاؤ کر رہا ہے؟ اور مسلمانوں میں اپنی زمین نرم کر رہا ہے؟

(جاوید احمد)

جواب........ صورت مسئولہ میں کافر کے سلام کے جواب میں صرف علیکم یا وعلیکم کہنا چاہئے۔ لیکن یہ بات ذہن نشین کرلیں کہ کسی مسلمان کا کافر کو سلام کرنا بالکل جائز نہیں، اگر کافر سلام کردے تو اس صورت میں مسلمان کو جواب میں علیکم یا وعلیکم کہہ دینا کافی ہے۔

عن انس ان اصحاب النبى ﷺ قالوا: للنبى- ان اهل الكتاب يسلمون علينا فكيف نرد عليهم- قال: قولوا وعليكم۔

عن عبدالله بن دينار انه سمع ابن عمر يقول- قال رسول الله ﷺ: ان اليهود اذا سلموا عليكم يقول احدهم السام عليكم- فقل عليكم۔

(مسلم شریف ج ۲ ص ۲۱۳)

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

جلد ۱۴ شمارہ ۴۷

۳۰ ذیقعد تا ۶ ذوالحجہ ۱۴۱۶ھ
بمطابق ۱۹ تا ۲۵ اپریل ۱۹۹۶ء

قیمت ۵ روپے

سرپرست: حضرت مولانا خان محمد زید مجدہ

مدیر اعلیٰ: حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی

مدیر مسئول: عبدالرحمن باوا

مجلس ادارت
○ مولانا عزیز الرحمن جالندھری ○ مولانا اللہ وسایا
○ مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر
○ مولانا منظور احمد حسینی ○ مولانا محمد جمیل خان
○ مولانا سعید احمد جلالپوری

مدیر: حسین احمد نجیب

سرکولیشن منیجر: عبداللہ ملک

قانونی مشیر: حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ

ٹائیٹل و تزئین: ارشد دوست محمد

اس شمارے میں

اداریہ	۳
بہائیت	۶
حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ اور رد قادیانیت	۱۰
ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی اور نوبل انعام	۱۴
حقوق الاطفال فی القرآن	۱۵
وحدت اسلامی کا تصور اور عقیدہ ختم نبوت	۱۹
اخبار ختم نبوت	۲۲

زر تعاون

سالانہ: ۲۵۰ روپے ششماہی ۱۲۵ روپے سہ ماہی ۷۵ روپے

بیرون ملک

امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا ۱۰۰ امریکی ڈالر
یورپ، افریقہ ۷۰ امریکی ڈالر
سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطیٰ
اور ایشیائی ممالک ۶۰ امریکی ڈالر

چیک، ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ اکاؤنٹ نمبر ۳۰۳ کراچی پاکستان ارسال کریں

LONDON OFFICE
35 STOCKWELL GREEN
LONDON SW9 9HZ U.K.
PHONE: 071-737-8199.

رابطہ دفتر
جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ) پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ، کراچی
فون 7780337 فیکس 7780340

مرکزی دفتر
حضوری باغ روڈ، ملتان فون نمبر 514122

پبلشر: عبدالرحمن باوا طابع: سید شاہد حسن مطبع: القادر پرنٹنگ پریس مقام اشاعت: ۱۰۳، [illegible] کراچی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قادیانیوں کی جارحانہ کارروائیاں۔ کیا حکومت پنجاب نوٹس لے گی؟

گذشتہ ادارتی سطور میں ہم نے مرزا طاہر کے دھمکی آمیز ریمارکس میں پوشیدہ سازش کی طرف اشارہ کیا تھا۔ ملک کے مختلف حصوں میں قادیانوں کی طرف سے جس طرح کی جارحانہ کاروائیوں کی اطلاعات مل رہی ہیں ان سے خطرے کی نشاندہی ہوتی نظر آتی ہے کہ قادیانی گروہ مرزا طاہر کے بیان میں مستور سازش کو عملی جامہ پہنانے کے لئے امن و امان کی صورت حال کو مزید تہ و بالا کر کے ملک میں کوئی بہت بڑا خونی ڈرامہ رچانے کے درپے ہیں۔ حال ہی میں پیش آنے والے اہم واقعات میں سے چند ملاحظہ فرمایئے!

دوالمیال ضلع چکوال میں مسلمانوں کی جنازہ گاہ اور عید گاہ کو قادیانیوں نے مسمار کر دیا۔ اس اشتعال انگیز کاروائی سے وہ علاقہ میں فتنہ و فساد کی جو آگ بھڑکانا چاہتے تھے انہوں نے مسلمانوں کو مشتعل کرنے کی ہر ممکن کوشش کر ڈالی لیکن مسلمانوں نے قادیانیوں کی سازش کو بھانپ لیا اور اپنی عقلمندی سے بفضل خدا ان کے منصوبہ کو پورا نہ ہونے دیا۔

ہڑپہ ضلع ساہیوال کے نواحی چک نمبر ۶ کی مسجد میں گھس کر خطیب صاحب کو قادیانیوں نے ڈرایا دھمکایا اور گالم گلوچ کر کے سخت توہین آمیز سلوک کیا۔ منڈی احمد آباد دیپال پور ضلع ساہیوال میں بھی ایسا ہی ڈرامہ رچایا اور خطیب عالم دین کو قتل تک کی دھمکی دے ڈالی۔

ضلع سرگودھا کے نواح میں قادیانیوں نے اپنی عبادت گاہ میں باقاعدہ اذان دی اور پھر یہ اعلان شروع کیا کہ مکہ بھی قادیان ہے مدینہ بھی قادیان ہے اور پھر مرزا قادیانی کی مدح میں ایک نظم پڑھی اس پر مسلمانوں کی مسجد سے ایک نوجوان نے احتجاج کیا تو قادیانوں نے مسجد میں گھس کر وہاں موجود مسلمانوں کو مارا پیٹا اور خوب گالم گلوچ کی۔ لاؤڈ اسپیکر کے تار بھی کاٹ ڈالے اور مسجد میں پڑھنے والے بچوں کو ڈرایا دھمکایا۔

ایسے واقعات میں مقامی انتظامیہ نے نہ صرف بے اعتنائی سے کام لیا بلکہ مسلمانوں کو دبانے اور پریشان کرنے والا کردار ادا کیا ہے۔

ان واقعات پر ایک نظر ڈالئے تو دو باتیں کھل کر سامنے آتی ہیں۔ اول یہ کہ قادیانیوں نے ۱۹۷۴ء کے فیصلہ کو قطعاً" تسلیم نہیں کیا دوسرے پنجاب کے بعض علاقوں کی انتظامیہ میں قادیانیوں کا عمل دخل اس حد تک بڑھ چکا ہے کہ ان کی صوابدید کے بغیر پولیس نہ تو ایف آئی آر درج کرتی ہے اور نہ ہی قادیانیت کی تبلیغ ارتداد کو قابل مواخذہ سمجھتی ہے۔ اس کا نتیجہ ہے کہ آئین و قانون سے بغاوت کرتے ہوئے قادیانی

شعائر اسلام کی برملا توہین کر کے مسلمانوں کے جذبات سے کھیلنے کی کوشش کرتے ہیں۔ پاکستان اسلام کے نام پر حاصل کیا جانے والا واحد مسلمانوں کا ملک ہے جہاں مسلمان کی دل آزاری کرنے والے ملک و ملت کے مسلمہ جاسوس اور غدار گروہ قادیانیوں کو سرکاری سرپرستی حاصل ہے۔ آئین و قانون کے محافظ ادارے جب غداران ملک و ملت کو تحفظ فراہم کرنے لگیں اور ان غداروں کے چہروں سے مصنوعی نقاب وفاداری ہٹانے والے مسلمانوں کو بنیاد پرست اور تشدد پسند قرار دے کر ان پر ظلم و ستم ڈھانے کی ڈیوٹی انجام دینے لگیں تو پھر اسلام اور تحفظ ختم نبوت و ناموس رسالت کے لئے مسلمانوں کے لئے دو میں سے صرف ایک ہی راستہ باقی رہ جاتا ہے کہ یا تو یہ سب کچھ اپنی آنکھوں کے سامنے ہوتا دیکھ کر بھی خاموشی اختیار کر لیں اور دشمنان دین و ملت کی طرف سے توہین رسالت و شعائر اسلام پر صرف کلیجہ مسوس کر رہ جایا کریں اور یا پھر ایسے بدطینت لوگوں کو بزور بازو لگام دینے کا راستہ اپنائیں۔ اور یہ دونوں راستے انتہائی کٹھن ہیں۔ اس لئے ہم پنجاب کے گورنر' وزیر اعلیٰ اور محکمہ پولیس کے ذمہ دار افسروں سے پر زور مطالبہ کرتے ہیں کہ آئین و قانون کی پاسداری کے ناطے قادیانیوں کی طرف سے تبلیغ قادیانیت کو قانون کے دائرے میں کنٹرول کرنے کی کوشش کریں اور مذکورہ علاقوں کی پولیس کے قادیانیت نواز افسروں کو فوری برطرف کر کے آئین سے غداری کے جرم میں عدالت عالیہ میں پیش کریں۔ بصورت دیگر مسلمان یہ سمجھنے میں حق بجانب ہوں گے کہ پنجاب حکومت مسلمان اکثریت کے برعکس قادیانی گروہ کے مفادات کا تحفظ کر رہی ہے۔ اس فکر کے عام ہونے کے بعد جو نتائج بر آمد ہوں گے گورنر اور وزیر اعلیٰ پنجاب سمیت پوری انتظامی مشینری اس کی ذمہ دار قرار پائے گی۔

"مسلم" لیگ ـــــــ لفظ "مسلم" کی تو لاج رکھ لے

سیاست ملکی میں کون اوپر آتا ہے اور کون سر کے بل گرتا ہے ہمیں اس سے اس لئے زیادہ سروکار نہیں کہ پاکستان میں اصولی اور صاف ستھری سیاست کو پروان ہی نہیں چڑھنے دیا جاتا۔ اس کا ایک بڑا نقصان یہ سامنے آیا کہ جائز و ناجائز وسائل دولت جمع کر کے جس ایرے غیرے کا جی چاہا میدان سیاست میں دوڑ لگانے لگا۔ جمہوریت کا نام لینے والے کافر ملکوں میں بھی سیاست کے کچھ اصول کی پابندی ضروری سمجھی جاتی ہے۔ لیکن پاکستان میں "اصول" نام کی شاید کوئی جنس نہیں پائی جاتی۔ سوشلسٹ اور سیکولر نظریات کی مدعی جماعتوں کا وجود اور کرسی اقتدار پر براجمان ہو جانا ہی ایسے ملک میں باعث تعجب تھا کہ جس کا سرکاری مذہب قرآن و سنت سے ثابت شدہ اسلام ہے۔ اب یہ خبر کہ غیر مسلم بھی مسلم لیگ کے ممبر بن کر اسمبلیوں میں جا سکیں گے مزید تعجب خیز ہے۔ ہوس اقتدار کس اخلاقی و دینی گراوٹ کے غار میں دھکیلتی ہے یہی فکر افسوس و غم کے لئے کافی ہے ہندوؤں' عیسائیوں اور قادیانیوں کی ہمدردیاں حاصل کرنے کی خاطر "مسلم لیگ" کے ذمہ دار اپنی فراخ دلی کے اظہار سے پہلے یہ بھی سوچ لیتے کہ لفظ "مسلم" کے کچھ معنی ہیں۔ اور لفظ "مسلم" کی لاج رکھنے کے لئے ہی اپنی پارٹی کے نام سے "مسلم" نکال کر سیکولر معنی ادا کرنے والا کوئی اور لفظ ملا لیتے آخر "مسلم" کے لفظ میں کیا کشش ہے؟ اس لفظ کو صرف مسلمانوں کے لئے ہی رہنے دیں تو اس میں حرج کیا ہے؟

فھل من مدکر ـــــــ ہے کوئی تم میں نصیحت پکڑنے والا۔

بہائیت

ترجمہ و ترتیب: ارشاد احمد اعظمی

ایمنسٹی انٹرنیشنل کے تحت جاری کردہ رپورٹوں میں بعض عرب اور مسلم ممالک کے اندر بہائیوں پر "ڈھائے جانے والے ظلم و ستم" کی خبروں (کہانیوں) کی مسلسل اشاعت کچھ زیادہ عجیب و غریب نہیں۔ ہاں عجیب بات جو نظر آرہی ہے وہ یہ ہے کہ اب ان خبروں کی اشاعت کو تقریباً" دو سال سے ایک ماہانہ سرکلر کی شکل دے دی گئی ہے۔ دوسری طرف اگر دیکھا جائے تو بہائی طبقہ حقیقت میں اپنی چالاکی' عیاری اور نشاط میں انتہاء کو پہنچا ہوا ہے۔ یہ لوگ ہر مقامی یا بین الاقوامی موقع کو اپنے فوائد کے لئے بھرپور استعمال کرنے کا ہنر رکھتے ہیں۔ اپنے گروپ کو مزید قانونی حیثیت اور وقار فراہم کرنے کی تگ و دو میں ہمہ وقت متحرک رہتے ہیں تاکہ ان کی پرانی سازشیں اور پوشیدہ پروگرام جلد از جلد بر آنے لگیں۔ یہاں یہ کہنے کی چنداں ضرورت نہیں کہ یہ لوگ خود کو مضبوط کرنے کی جدوجہد میں ہر غیر قانونی اور غلط حربے کو استعمال کرنے سے بالکل گریزاں نہیں۔

یہاں ہم اس سب سے زیادہ خطرناک ہتھیار کی طرف توجہ مبذول کرانے کی کوشش کریں گے جسے بہائیوں نے اپنے فوائد کے حق میں استعمال کرنے کی اب تک کی سب سے زیادہ جدوجہد کی ہے۔ اور وہ ہے امریکہ کا اعلان کردہ خود ساختہ "نیا عالمی نظام" بہائیوں نے جو ماضی میں ہمیشہ مغربی اور یورپی اقوام پر دینی افکار و خیالات کے تعلق سے اپنی چھاپ ڈالنے میں کامیاب رہے ہیں۔ اس نئے عالمی نظام کو بھی فوری اپنانے کے عمل میں پیچھے ثابت نہیں ہوئے۔ ان کے خیال میں یہ نیا عالمی نظام "بہاء اللہ" کی نبوت کی تصدیق اور اس کے نبی حق ہونے کی ایک نشانی ہے۔

اگر بہائی جماعت اپنی سازشوں میں پوری طرح یا تھوڑی سی بھی کامیاب ہو جاتی ہے تو یہ دنیا کے لئے سب سے بڑا خطرہ ثابت ہو سکتی ہے۔ اس لئے کہ سوویت یونین کے سقوط کے بعد یہ جماعت برابر اپنے نشریاتی ذرائع سے اس بات کی رٹ لگا رہی ہے کہ نیا عالمی نظام جس کی پیشین گوئی بہاء اللہ نے کر دی تھی۔ ایک عالمی امن و سکون اور سلامتی قائم کرنے کا سب سے اہم ذریعہ ہے۔ اس کا یہ بھی کہنا ہے کہ ایک عالمی ایگزیکیوٹیو ادارہ ہو جو ایک عظیم بین الاقوامی فوج کی حمایت سے اپنے جاری کردہ احکامات کو بقوت نافذ کرے اور عالمی نظام کی وحدت کو منتشر ہونے سے بچائے۔

بہائیت جماعت اور افکار و عقائد

یہ جماعت دراصل الحادی قوتوں یہودی اور عالمی صیہونی تنظیموں کی مدد سے بطور سازش معرض وجود میں لائی گئی تھی۔ روس کے جاسوسی اداروں نے بھی اس کی پروان میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا تھا تاکہ اسلام کے چہرے کو مسخ کر کے اس کے بنیادی عقائد کو تباہ کر دیا جائے۔ اس کے تنظیمی ڈھانچے کو ہلا دیا جائے۔ نیز ارض فلسطین اور یہودیوں کی اپنی حکومت کا قیام عمل میں لایا جا سکے۔ اور دوسری سازشوں کو بھی آگے بڑھایا جا سکے۔

عقائد و افکار

○ بہائیوں کا عقیدہ ہے کہ "الباب" نے ہر چیز کو اپنے کلمہ کن کے ذریعہ پیدا کیا ہے اور وہی ایک منبع ہے جس سے ساری اشیاء وجود میں آتی ہیں۔

○ عقیدہ حلول و اتحاد کے قائل ہیں۔

○ تناسخ پر ایمان رکھتے ہیں۔ کائنات کے ہمیشہ باقی رہنے کے قائل ہیں۔ ثواب و عتاب صرف ارواح پر ہو گا جس کی حیثیت صرف خیالی ہو گی۔

○ ۱۹ کی گنتی انتہائی مقدس شمار ہوتی ہے۔ مہینوں کی تعداد ۱۹ ہے۔ ایک ماہ میں ۱۹ دن ہوتے ہیں۔ انکی نمازوں کی ۹ رکعات ہوتی ہیں جو دن میں تین مرتبہ ادا کی جاتی ہے۔ ہر نماز تین نمازوں پر مشتمل ہوتی ہے۔ روزہ کا وقت سورج کے طلوع سے اس کے غروب تک ہوتا ہے۔ روزہ نہ رکھنے کی صورت میں کوئی قضاء نہیں۔

○ تینوں انبیاء موسیٰ' عیسیٰ اور محمد (ﷺ) کی نبوت کے قائل ہیں' لیکن ساتھ ہی بودھ' کنفیوشس' برہما' زردشت اور ایشیاء کے دوسرے قدیم فلاسفہ اور حکماء کی نبوت کے بھی دعویدار ہیں۔

○ قرآن کریم کی اپنے مذہب کے مطابق اور حسب منشا باطنی معانی و تاویلات کرتے ہیں۔

○ انبیاء کے معجزات نیز فرشتے اور جن کے وجود کے منکر ہیں' اس طرح جنت اور جہنم کے وجود پر بھی ایمان نہیں رکھتے۔

○ ختم نبوت کے عقیدہ کے قائل نہیں' نہ ہی محمد ﷺ کے خاتم النبیین ہونے پر ایمان رکھتے ہیں

اسلام کے آخری دین ہونے کو نہیں مانتے۔ ان کے خیال میں وحی کا سلسلہ اب بھی جاری ہے۔

○ عورتوں کے حجاب کرنے کو حرام اور متعہ کو حلال کہتے ہیں۔ عورتوں اور دولت کے اندر شراکت اور بٹوارے کو جائز ٹھہراتے ہیں۔

○ ان کے عقیدہ کے مطابق "البابی" کا دین (بابیت اور بہائیت) شریعت محمدی کو منسوخ کرچکا ہے۔

○ قیامت کی تاویل بہاء اللہ کے دوبارہ ظاہر ہونے سے کرتے ہیں۔

○ میراث کے قانون میں مرد اور عورت دونوں کے حقوق یکساں ہونے کے قائل ہیں۔ نماز جمعہ کو باطل قرار دیا جاچکا ہے۔ حدود کو مادی سزاؤں سے بدل دیا گیا ہے۔

بہائیت نہ صرف اسلام کو اپنے حملوں کا نشانہ بناتی ہے بلکہ اس نے اس سلسلہ میں یہودیت کے ساتھ گٹھ جوڑ بھی کر رکھا ہے۔ بہاء اللہ نے تو خود کو یہودیت کے دفاع کے لئے وقف کر رکھا تھا۔ جہاد کے احکامات کو باطل قرار دے دیا تھا۔ یہودی وطن کے قیام کے خیال کو اس نے جنت سے مشابہت دی تھی۔ اور یہودی جھنڈے کے سامنے سرنگوں نہ ہونے اور یہودی وطن کے اعتراف نہ کرنے کو جہنم سے تشبیہ دی تھی۔

بہاء اللہ اور اس کے شاگردوں کے خیال میں یہود اللہ کے حکم سے ارض فلسطین کے وارث بنیں گے۔ نیز اس جھوٹے مدعی کے بقول اسلامی تعلیمات کی فعالیت اپنا اثر کھوچکی ہے۔ بیت المقدس مسلمانوں اور عیسائیوں کے ہاتھوں بہت زیادہ اہانت کا شکار بن چکا ہے۔ اب اس کا تقدس اسی صورت میں برقرار اور بحال ہوسکتا ہے جب یہ یہودیوں کے پاس دوبارہ واپس چلا جائے۔

مذکورہ تمام باتوں کے پس منظر میں بہائیت کا اصل مظاہرہ اس بات میں پوشیدہ ہے کہ وہ اپنے لئے ایک وسیع تر عالمی تنظیم کا درجہ حاصل کرنے میں سرگرداں ہے۔ اس نے اپنے اردگرد ہمدردیوں اور مددگاروں کی فوج جمع کررکھی ہے اور اب بہائیت کو اس طور پر پیش کیا جارہا ہے گویا وہ آزادی افکار رکھنے والوں کی ایک ایسی جماعت ہے جو بزعم خود اسلام کے جامد عقائد کی بھرپور مزاحمت کرتی ہے۔

تاریخی طور پر بہائیت نے عالم اسلام کی حدوں سے نکل کر اور اپنی عیارانہ اور مکارانہ چالوں کے تحت امریکہ کو اپنی پناہ گارہ بنالیا ہے۔ واشنگٹن نے ۱۸۹۳ء میں اپنے دروازے بہائیت کے لئے کھول دیئے تھے۔ بہائیوں کے لئے وہاں ایسے افراد کی ذرا بھی کمی محسوس نہیں ہوئی جو ان سے تعلقات بڑھانے اور ان کے "دین" اور افکار کو قبول کرنے میں کسی قسم کی ہچکچاہٹ رکھتے ہوں۔ امریکہ کے دور دراز علاقوں میں بہائیوں نے اپنی جڑیں مضبوط کرلیں اور اس سلسلہ میں شکاگو کو اپنا مرکز بنالیا وہاں انہوں نے بے شمار املاک اور بے پناہ زمینیں خریدیں اور اپنی عبادت گاہیں تعمیر کیں۔

بہائیت اسرائیل اور امریکہ میں

یہاں ہم مسلمانوں کو اسرائیل اور امریکہ میں بہائیت کے وجود کے بارے میں یاددہانی کرائیں گے اور ان کے متعلق معلومات بہم پہنچائیں گے تاکہ بہائیت کے موجودہ اور صحیح حالات و واقعات کا بہتر طور پر تجزیہ کرسکیں۔

بہائیت کا تعلق اسرائیل کے ساتھ

○ بہائی عقیدہ کا روحانی مرکز حیفا میں پایا جاتا ہے۔

○ بہائی تحریک کی قیادت اور اس کی عالمی سرگرمیوں کا مرکز بھی اسرائیل ہی میں ہے۔

○ صیہونی حکومتوں نے بہائی تحریک سے وابستہ جملہ افراد کی املاک اور آمدنی کو ہر قسم کے ٹیکس سے مستثنیٰ قرار دیا ہے۔ ان کے خیال میں بہائی تحریک ذاتی نفع اندوزی کے لئے کام نہیں کرتی۔

○ صیہونی حکومتوں نے اسلامی اوقاف کی عمارتوں اور زمینوں کو ضبط کرکے اسے بہائیوں کے حوالے کردیا ہے۔

○ بہائی اپنی نمازوں میں حیفا کا رخ کرتے ہیں جہاں "جبل کرمل" ہے اور اپنے حج کے لئے بھی وہیں جاتے ہیں۔

○ ایک شخص ہے جس کا نام حسین بیکار ہے۔ چند سالوں قبل قاہرہ میں ایک بہائی معاملہ کی وجہ سے اس کی گرفتاری عمل میں آئی تھی لیکن طبی اسباب کی بنا پر بعد میں اس کو رہا کردیا گیا۔ مصر اور شمال افریقہ میں وہ بہائیوں کا لیڈر ہے۔ قاہرہ کے مشہور اخبار "الاخبار" میں ہر جمعہ کی صبح اس کا کالم چھپتا ہے۔ پوری صاف گوئی سے ایک بات کہتا رہتا ہے کہ "یہودیوں نے اپنی زمینیں ۱۹۴۸ء میں واپس لے لی تھیں اور فلسطینی اس زمین سے باہر ہوگئے جس میں وہ بغیر کسی قانونی حق کے آباد تھے۔ اب ان کے لئے واپس لوٹنے کا کوئی حق نہیں۔"

برطانوی انسائیکلوپیڈیا کا کہنا ہے "بہائیت وہ واحد غیر یہودی مذہب ہے جس کا مرکز اسرائیل میں ہے۔"

بہائیوں نے ۱۵ ربیع الثانی ۱۴۰۳ھ اتوار کو گامیابی راجدھانی میں اپنی کانفرنس منعقد کی تھی جس میں بہائی مرکز کے مدیر کا دو ٹوک الفاظ میں کہنا تھا کہ "اسرائیل وہ واحد حکومت ہے جو پوری فیاضی کے ساتھ اس پر خرچ کرتی ہے۔ نیز عالمی یہودی کانفرنس، و یٹیکن، امریکہ اور برطانیہ بھی ان کی مدد کرتے رہتے ہیں۔"

یہ تفاصیل اور معلومات ایک پمفلٹ کے اندر شائع کیے گئے تھے جو بہائی جواب (Bahai

Answer) کے نام سے شائع ہوتے ہیں۔

اس سے پہلے کہ ہم بہائی کلب کے امریکہ میں وجود اور سرگرمیوں پر بحث کریں یہ بات قابل ذکر ہے کہ دنیا کے ۱۸۰ ملکوں میں مرکزی بہائی کلبوں کی تعداد ۸۰ تک پہونچتی ہے۔ جب کہ انہیں ملکوں میں چھوٹے پیمانہ پر واقع کلبوں کی تعداد ۱۷۲۸۴۱ تک جاتی ہے۔

بہائیت امریکہ میں

○ امریکہ میں پہلی بہائیت کمیونٹی ۱۸۹۴ء کے اندر وجود میں آئی ہے اور کسی بھی ملک کے مقابلہ میں وہاں اس کی زیادہ پزیرائی ہوئی تھی۔

○ اب بھی بہائیوں کا مرکز امریکہ کے صوبہ الینوی کے شہرو یلمیٹ کے اندر پایا جاتا ہے۔ شمال امریکہ کے اندر بہائیوں کا یہی ہیڈ کوارٹر ہے۔

○ امریکہ میں بہائیوں کی مقامی تنظیموں کی تعداد ۷۰۰ کے قریب پہونچتی ہے جبکہ اس کے ممبران امریکہ کے ۷۰۲۵ شہروں میں پھیلے ہوئے ہیں۔

○ نومبر ۱۹۹۱ء میں انتہائی خاموشی کے ساتھ جس کی خبر عالم اسلام کو بالکل ہی نہ ہو سکی تھی بہائیوں نے نیویارک میں ایک عظیم الشان جشن منایا تھا اور جس پر دل کھول کر خرچ کیا گیا تھا۔ امریکی میڈیا نے اس خبر کو یونہی دبادیا۔ یہ جشن بہائیت کے موسس بہاء اللہ جس کا اصلی نام مرزا حسین علی تھا کی وفات کی صد سالہ تقریبات کے سلسلہ میں منعقد کیا گیا تھا۔ مرزا حسین نے ۱۸۶۷ء میں نبوت کا دعویٰ کیا تھا۔

○ مذکورہ تمام باتیں اگر کسی خطرے کی نشاندہی کرتی ہیں تو مندرجہ ذیل باتیں اور حقائق اس سے بڑے خطرے کی علامت ہیں۔

بہائیت اور حقوق انسانی کی عالمی کانفرنس

جون ۱۹۹۳ء کے اندر ویانا میں اقوام متحدہ کی نگرانی میں حقوق انسانی کی عالمی کانفرنس منعقد ہوئی۔

اس کانفرنس کی تیاری کے سلسلہ میں ۸ تا ۱۲ ستمبر ۱۹۹۲ء کے درمیان سوئزر لینڈ میں لانڈیج اکاڈمی کے اندر کانفرنس کے جنرل سیکریٹری انتوان بلانکا اور امریکی سپریم کورٹ کے جج انتھونی کینیڈی کی صدارت میں اجتماع منعقد ہوا تھا۔

جب اس کانفرنس کی تیاری کے سلسلہ کے اجتماع کا اعلان ہوا تو بہائیوں کی ایک خطرناک سازش اور چالوں کا انکشاف ہوا۔ کیونکہ سوئزر لینڈ کی یہ اکاڈمی بہائی جماعت کی ایک مرکزی تنظیم نکلی۔ بہائیوں کی عالمی تحریک نے حقوق انسانی کی اس عالمی کانفرنس کے اپنے ناپاک مقصد کے لئے استعمال کرنے کا جو پروگرام بنایا تھا اس کا پول کھل گیا۔ اس بات کا بھی انکشاف ہوا کہ ایک اور تنظیم جو لانڈیج اکاڈمی کے اندر منعقدہ اجتماع میں شریک تھی وہ دراصل اقوام متحدہ میں بہائیوں کے مفادات کی نگران تھی اقوام متحدہ میں اس کی سرگرمیاں اپنا کافی اثر ورسوخ رکھتی ہیں۔

کیا یہ ساری سرگرمیاں یہیں ختم ہو جاتی ہیں؟ بالکل نہیں۔ آیئے اس کانفرنس میں شریک بعض شخصیات پر نظر ڈالتے ہیں۔ جس میں سے کچھ تو اس کانفرنس کے منتظمین میں سے ہیں۔ لانڈیج اکاڈمی کے مدیر خود بہائی ہیں۔ اقوام متحدہ میں حقوق انسانی کے امور کے لئے بہائیوں کی عالمی تنظیم کے نمائندے بھی اس میں سرگرم تھے۔ جیسا کہ رستم خیروف جن کا تعلق انسانیت کو بچانے کی عالمی تنظیم سے ہے یہ تنظیم سوویت یونین کے سابق صدر میخائل گورباچوف کے عہد حکومت میں ماسکو میں قائم کی گئی تھی۔ خود بھی بہائی ہیں اور اس کانفرنس کے معزز شرکاء میں سے تھے۔ اس طرح اس کانفرنس سے پہلے کے اجتماع میں ویانا اکاڈمی کا مستقبل کے متعلق شعبہ ریسرچ بھی شریک تھا جس [illegible]

ان کا شمار یورپ میں بہائی افکار و خیالات کے ایک ممتاز ماہر اور عالم کے طور پر ہوتا ہے۔

دوسری طرف اگر ہم امریکن محقق مارک بورڈ مین کی باتوں پر غور کریں جو کہ بہائی تحریک کا امریکہ اور دنیا کے دوسرے ممالک کے اندر مطالعہ کرتے آئے ہیں اور اس کے ماہروں میں شمار ہوتے ہیں تو ہمیں بہائیت کے تیزی سے ابھرتے ہوئے خطرات کا تھوڑا بہت اندازہ ہو جائے گا۔ اس امریکی ماہر کا کہنا ہے کہ "اگرچہ کہ بہائیوں اور ان کی سرگرمیوں اور افکار و خیالات کے تعلق سے دنیا کے اندر بہت کم معلومات مہیا ہیں لیکن یہ اچھی طرح ذہن نشین کر لینا چاہئے کہ عالمی تنظیموں میں اس کا اثر و رسوخ دن بدن بڑھتا جارہا ہے۔ مغربی اور خاص طور پر امریکی قانونی اور فکری تنظیموں کی طرف سے اسے خوب بڑھاوا دیا جارہا ہے۔ اسی طرح یہ جماعت ماسونی تنظیم (فری میسن) کے عالمی نیٹ ورک میں بھی بھرپور اثر ورسوخ رکھتی ہے۔

امریکی محقق کی باتوں کا مطلب کیا ہے؟

امریکی محقق اور ماہر کی مذکورہ باتیں ان خطرناک سازشوں کے پلندوں کا پول کھولتی ہیں جس کے آثار مستقبل قریب میں ظاہر ہونے والے ہیں۔ ان کی یہ خفیہ سازشیں ان کے عالمی تنظیموں اور خاص طور پر عالمی اکاڈیمک اور قانونی تنظیموں کے اندر گھس بیٹھ کر جانے کی وجہ سے اور بھی زیادہ اثر انداز ہو گئی ہیں تاکہ ان ملکوں کو مجبور کیا جاسکے جو بہائیوں کے حقوق کو اپنے ملکوں میں تسلیم نہیں کرتے اور نہ ہی ان کے خاص دین کا اعتراف کرتے ہیں۔ دوسری طرف حقوق انسانی کی عالمی تنظیموں کی طرف سے ان ملکوں پر یہ دباؤ بھی پڑے گا کہ وہ بہائیوں کے حقوق کا اعتراف کریں۔ انہیں بغیر کسی دباؤ اور مداخلت کے پوری آزادی کے ساتھ ان کی دینی سرگرمیوں کو

جاری رکھنے کے مواقع فراہم کریں۔

اب ہم بہائیوں کی اس قرار داد کی طرف چلتے ہیں۔ جو ان کے چھ سالہ منصوبے اور پروگرام پر مبنی سیاست اور پالیسیوں کو اجاگر کرتی ہے۔ یہ چھ سالہ پروگرام ۲۱ اپریل ۱۹۸۶ء سے ۲۰ اپریل ۱۹۹۲ء تک تھا۔ اس قرارداد کی خاص باتیں اس طرح تھیں۔

○ بہائی جماعت کے ممبران اور افراد کی تعداد کو بڑھانے کی کوشش کی جائے اور اس کے مادی وسائل اور ذرائع بھی بڑھائے جائیں۔

○ دنیا میں بہائیوں کی ایک اچھی تصویر پیش کی جائے۔

○ پوری دنیا میں افکار و ادب کی نشر و اشاعت کی جائے۔

○ بچوں اور نوجوان طبقے کی بہائی افکار و خیالات کے مطابق پرورش اور تربیت پر زور دیا جائے۔

○ بہائی جماعت کے مختلف گروپوں کے تعلقات کو مضبوط کیا جائے۔ ان کی شیرازہ بندی کی جائے اور دنیا کے مختلف ممالک میں قانونی اور ٹیکنیکل تنظیموں کی رکنیت حاصل کی جائے۔

○ قرارداد کی ان مذکورہ باتوں سے بہائیوں کے منصوبوں اسٹرائیجی کی ایک جھلک ملتی ہے۔ نیز یہ بھی واضح ہوتا ہے کہ ان منصوبوں اور پروگرام کے لئے مختلف ممالک اور تنظیموں کی حمایت بھی انہیں حاصل ہے۔ جیسا کہ ہمیں اوپر معلوم ہو چکا ہے۔ اقوام متحدہ میں ان کا اپنا دفتر ہے جو مختلف ممالک اور شہروں میں جاری بہائیوں کی سرگرمیوں اور کاموں کا روزانہ جائزہ لیتا رہتا ہے۔ نیز اقوام متحدہ میں ان کا دفتر ہونے کی وجہ سے انہیں اس بات کے بھرپور مواقع فراہم ہوتے رہتے ہیں کہ وہ انتہائی اہم نوعیت کے تعلقات قائم کر سکیں۔ دوسری طرف ایمنسٹی انٹرنیشنل کی طرف سے بہائیوں پر کچھ زیادہ ہی خاص توجہ دی جاتی ہے۔ بہائیوں کے مختلف عالمی کانفرنسوں میں گھس بیٹھ کر جانے اور عالمی قانونی تنظیموں کی رکنیت اختیار کرلینے کے سبب اپنے منصوبے اور سازشوں کو آگے بڑھانے کے انتہائی خطرناک مواقع فراہم ہو گئے ہیں۔ ساتھ ہی جملہ مغربی ممالک بہائیوں کے ساتھ ہمدردی کا رویہ اپنائے ہوئے ہیں اور ان کے مطالبات کو ایک جائز اور انسانی مطالبہ قرار دیتے ہیں۔

ایک نئے عالمی (بہائی) نظام کی جانب

بہائی تحریک کی کتابوں سے یہ بالکل واضح ہے کہ بہاء اللہ نے آج سے سوا سو سال قبل ایک عالمی بہائی تحریک کے قیام کی دعوت دی تھی۔ اور یہی سبب ہے کہ کیمونزم کے سقوط کے فوری بعد جس کی وجہ سے دنیا نے طاقت کے توازن کو امریکہ کے حق میں کھو دیا تھا عالمی بہائی تحریک نے نئے عالمی نظام کے پروگرام اور اعلان کو بہاء اللہ کی نبوت کی تصدیق قرار دیا۔

بہائیوں نے امریکی صدر جارج بش کے نئے عالمی نظام کے نعرے کو فوری اپنایا اور انتہائی ہوشیاری اور چالاکی سے اپنی سیاسی پینترے بازی کو کھیلا جس کے یقیناً" عالمی سطح پر خطرناک اثرات مرتب ہوں گے۔

بہائیوں کی انٹرنیشنل تنظیم نے نئے عالمی نظام کے تعلق سے ایک پمفلٹ شائع کیا تھا جس میں اور ساری باتوں کے علاوہ یہ جملے بھی موجود تھے:

"یہ نیا عالمی نظام طوائف الملوکی اور بحرانوں کی زد سے نکل کر وجود میں آئے گا اور ایک قسم کی عالمی کامن ویلتھ کی شکل اختیار کرلے گا۔ ایک نئی عالمی قانون ساز تنظیم ایک نئے ایگزیکیوٹیو پاور اور ایک نئے عالمی عدالتی نظام کی تخلیق کرے گا۔ آج کی نئی دنیا میں کیمونیکیشن اور مواصلات کے میدان میں جو ترقیاں ہوئی ہیں اس کی وجہ سے یہ سب انتہائی سرعت کے ساتھ وجود میں آئے گا۔

بہائی پمفلٹ مزید کہتا ہے: "یہ نیا عالمی نظام جس کی پیشین گوئی بہاء اللہ نے کردی تھی ایک عالمی امن و سلامتی قائم کرنے کے لئے اہم ذریعہ ہوگی۔ اس کا یہ بھی کہنا ہے کہ ایک عالمی ایگزیکیوٹیو ادارہ ہو جو ایک بڑی بین الاقوامی فوج کی حمایت سے اپنے جاری کردہ احکامات کو بقوت نافذ کرے اور عالمی نظام کی وحدت کو منتشر ہونے سے بچائے" اس بات کے کہنے کی چنداں ضرورت نہیں کہ جب سے یہ پمفلٹ شائع ہوا ہے امریکی پالیسی سازوں اور سیاستدانوں کی جانب سے اس کی خوب پذیرائی ہو رہی ہے۔ اس بہائی پمفلٹ میں جو بھی شائع کیا گیا ہے اس سے یہی عندیہ ملتا ہے کہ امریکہ ہی وہ واحد قوت ہے جو اپنی عسکری طاقت کی بالادستی کی بنیاد پر نئے عالمی نظام کا لیڈر بننے کا اہل ہے۔ امریکہ اور بہائیت کے اس میل میلاپ کا جو بھی حاصل ہو گا وہ باعث تعجب نہیں۔ بیسویں صدی کے آغاز میں مشرق وسطیٰ کے اندر برطانوی استعمار کے ساتھ بہائیت کے انتہائی مضبوط رشتے اور گٹھ جوڑ قائم تھے۔ برطانوی شہنشاہیت کے اندر بعض بڑوں نے بہائی تحریک کو مادی اور معنوی قوت فراہم کی۔ یہاں تک کہ برطانیہ نے ۱۹۱۸ء میں بہاء اللہ کو سر اور اولی ای کا خطاب عطا کیا۔ اس کے بعد بہائیت کے تعلقات صیہونیت کے ساتھ مستحکم ہوئے اور تب سے اب تک برابر چلے آرہے ہیں۔ اب اس کے تعلقات نئے عالمی نظام کے پس منظر میں امریکہ کے ساتھ پینگیں بڑھا رہے ہیں اور پائیدار تر ہو رہے ہیں۔

ایک تنبیہہ

اب عالم اسلام کو آگاہ ہو جانا چاہئے کہ بہائی تحریک کوئی امن پسند تحریک نہیں جیسا کہ بعض حکمرانوں کا خیال ہے۔ نہ ہی چند شخصیات پر مشتمل

یہ ایسی دینی کوئی تحریک ہے جیسے کہ بعض عرب صحافیوں کا کہنا ہے اور نہ ہی یہ کوئی ادبی یا فکری تنظیم ہے جیسے کہ ایک یورپی ملک کے وزیر داخلہ کا دعویٰ تھا۔

بہائی تحریک ایک خطرناک عالمی تنظیم ہے جو اپنے مقصد اول کے طور پر اسلام کو ختم کرنے اور اس کی تعلیمات و اخلاقیات کا مذاق اڑانے کے لئے قائم کی گئی تھی۔ بہائی تحریک اپنے دینی' سیاسی اور فکری پس منظر میں صیہونی افکار و خیالات سے میل کھاتی ہے۔ حقوق انسانی کی عالمی کانفرنسوں اور انٹرنیشنل قانونی تنظیموں کو اپنے مقاصد کے لئے بھرپور استعمال کرتی ہے تاکہ اپنے وجود کے لئے قانونی جواز فراہم کرسکے۔ نئے عالمی نظام کے نعرے کی حامل ہے۔ امریکہ میں اس نے اپنے پنجے پہلے ہی گاڑ کر مضبوط کرلئے ہیں اور اب امریکہ کی حمایت و تائید سے اپنے اگلے سازشی منصوبے کو دنیا میں اور خاص طور پر عرب ممالک میں پورا کرنے کے درپے ہے۔

مغربی استعمار نے ماضی میں اسرائیل کو عرب ممالک کے درمیان بلی کے پنجے کے طور پر قائم کرکے اپنے مقاصد کے لئے استعمال کیا اور عرب وحدت کے درمیان حائل ہوتی رہی۔ اب اسی طرح بہائیت آنے والے چند سالوں میں ایک ڈراؤنے مذہبی پنجے کی شکل اختیار کرلے گی جس کا مقصد اسلام کی بیخ کنی ہوگا۔ لاقانونیت پیدا کرنی ہوگی اور اخلاقیات کا جنازہ نکالنا ہوگا اور یہ سب کچھ نئے عالمی نظام کے نعرے کے تحت جاری رہے گا۔

کیا ہم اب بھی خاموش اور مبہوت ہوکر بہائیت اور دوسری تباہ کن تنظیموں کے کارناموں کو دیکھتے رہیں گے یا ان کے مقابلے کے لئے ہم کچھ کرنے پر بھی قائل بہ اقدام ہوں گے۔

(بشکریہ "صراط مستقیم" برمنگھم برطانیہ)

محمد باقر جامی بہاولپور

حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ اور ردِّ قادیانیت

مولانا کا نام ثناء اللہ اور کنیت ابوالوفا تھی کشمیری اقوام کی ایک گوت منٹو کے ایک نومسلم خاندان سے تعلق رکھتے تھے ۱۸۶۸ء کو امرتسر میں پیدا ہوئے فارسی عربی کی ابتدائی تعلیم مولانا غلام رسول اور مولانا احمد اللہ امرتسریؒ سے حاصل کی حدیث کی تعلیم کیلئے حافظ عبدالمنان وزیر آبادیؒ کے پاس تشریف لے گئے وہاں حدیث کے علاوہ مختلف فنون کی چند دوسری کتابیں بھی پڑھیں۔ پنجاب سے دیوبند گئے اور دارالعلوم دیوبند کے صدر مدرس حضرت مولانا شیخ الہندؒ سے حدیث کی آخری کتابیں پڑھنی شروع کردیں اس کے علاوہ دارالعلوم کے دوسرے اساتذہ سے بھی منطق فلسفہ اور علم ہیئت کی خاص خاص کتابیں پڑھیں ان دنوں مدرسہ فیض عام کانپور کے صدر مدرس حضرت مولانا احمد حسن کانپوریؒ کے تبحر علم کی پوری ہندوستان میں دھوم تھی آپ علم عقلیہ کی تدریس میں اپنی مثال نہیں رکھتے تھے مولانا کا جی چاہا کہ کانپور جاکر بڑی بڑی کتابیں ان سے پڑھیں جائیں چنانچہ آپ دیوبند سے کانپور تشریف لے گئے مولانا ان دنوں منطق کے علاوہ حدیث بھی پڑھانے لگے آپ چونکہ حدیث سے خاص شغف رکھتے تھے اس لئے حدیث کے اسباق میں باقاعدہ شریک ہوتے ۱۸۹۴ء میں مدرسہ فیض عام کانپور کا سالانہ جلسہ ہوا اس میں جن آٹھ طلبہ کو استاذ الکل حضرت مولانا لطف علی گڑھیؒ نے دستار فضیلت بندھوائی ان میں ایک مولانا ثناء اللہ امرتسری مرحوم بھی تھے اور مدرسہ فیض عام سے سند فراغ لے کر آپ امرتسر پہنچے اور مدرسہ تائید الاسلام میں کتابیں پڑھانے لگے آپ کو شروع ہی سے مناظرے سے دلچسپی تھی دوران تعلیم بھی مختلف مسلک کے طالب علموں سے اختلافی مسائل پر بحث و تمحیص کرتے رہتے تھے اس شوق نے آپ کو مختلف مذاہب کی کتابوں کے مطالعے پر مجبور کیا تو آریہ سماج عیسائیت اور قادیانیت کی ہزاروں کتابیں کھنگال ڈالیں مسلسل محنت اور شوق مطالعہ نے آپ کو فن مناظرہ میں ایسا طاق کردیا کہ بڑے بڑے پنڈت' پادری اور مرزائی مبلغ آپ کا نام سن کر لرز جاتے تھے آپ تبلیغ اسلام کے لئے پورا ہندوستان گھومتے جہاں جاتے فرق باطلہ کو دعوت مناظرہ دیتے اگر کوئی مبلغ مناظرے کے لئے سامنے آجاتا تو اسے جلسہ عام میں ایسی شکست فاش دیتے کہ وہ منہ دکھانے کے قابل نہ رہتا مرزا غلام احمد قادیانی کے دجل و فریب اور دسیسہ کاریوں کو دیکھ کر آپ کی توجہ قادیانیت کی تردید پر زیادہ ہوگئی مرزا کی تردید میں آپ نے اتنے رسائل لکھے کہ ان کا شمار کرنا مشکل ہوگیا ان سے مرزا کی خوب تذلیل ہوئی اور اس کے دعوؤں کی قلعی کھل گئی چنانچہ وہ

اپنی ایک تحریر میں لکھتا ہے "مولوی ثناء اللہ کے ساتھ آخری فیصلہ" مولوی ثناء اللہ نے مجھے بہت بدنام کیا ہے مرے قلعے کو گرانا چاہا وغیرہ اس لئے میں دعا کرتا ہوں کہ ہم دونوں میں سے جو جھوٹا ہے وہ سچے کی زندگی میں مرجائے مرزا نے گفتگو کی دعوت اس خیال سے دی تھی کہ مولوی صاحب قادیاں کہا آتے ہیں اور کب نزول مسیح کے موضوع پر گفتگو کرتے ہیں میری اس دعوت سے لوگوں میں میری مقبولیت بڑھ جائے گی اور مولوی صاحب کی خوب رسوائی ہوگی مگر مرزا کی توقع کے خلاف مولانا گفتگو کے لئے قادیاں پہنچ گئے اور رقعہ بھیج کر مرزا کو اپنی آمد کی اطلاع کی رقعہ پڑھ کر مرزا کے اوسان بجانہ رہے اب وہ انہیں ٹالنے اور مناظرے سے بچنے کے لئے ادھر ادھر کی بے تکی باتیں کرنے لگا مولانا کے پاس کئی رقعے بھیجے جن میں اس طرف اشارے تھے کہ آپ میری کتابیں پڑھئے میرے دلائل دیکھئے گفتگو کرنے میں کوئی فائدہ نہیں مگر مولانا پھر بھی نہ مانے تو مرزا نے آخری رقعہ اپنے مرید مولوی محمد احسن امروھوی سے لکھوا کر حضرت کے پاس بھیجا جس میں صاف تحریر تھا کہ واپس چلے جایئے میں آپ سے گفتگو کرنے کو تیار نہیں اور ازراہ کرم میرے ان رقعوں کو اہلحدیث میں شائع کر دیجئے اس کے بعد مولانا امرتسر واپس آگئے اور مرزا کے دجل و فریب کی پوری داستان اپنے اخبار اہلحدیث میں شائع کردی یہ داستان کیا شائع ہوئی کہ دونوں طرف سے پھبتیوں اور چوٹوں کا ایک لامتناہی سلسلہ چل نکلا آخر مرزا نے تنگ آکر مولانا کو ایک خط لکھا جس کا سرنامہ یہ فقرہ "مولوی ثناء اللہ کے ساتھ آخری فیصلہ" تھا اس خط میں مرزا نے مولانا کو موٹی موٹی گالیاں دینے کے بعد آخر میں لکھا کہ اے خدا میرے اور ثناء اللہ کے درمیان سچا فیصلہ جو تیری نگاہ میں حقیقت میں مفسد اور کذاب ہے اس کو صادق کی زندگی میں اس دنیا سے اٹھالے اے میرے مالک تو ایسا ہی کر آمین یہ خط مرزا نے ۱۵ اپریل ۱۹۰۷ء کو لکھا تھا اور مولانا سے درخواست کی تھی کہ اسے بھی اہلحدیث میں شائع کر دیجئے' مولانا نے یہ خط بھی اپنے اخبار میں شائع کردیا اس کے بعد دنیا نے اس معرکہ حق و باطل میں حق کو سربلند ہوتے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا کہ مرزا اس دعا کے تقریباً" ایک سال بعد اسہال کی شکایت سے لاہور میں مرا اور جس کی موت کے لئے بارہا بارگاہ الٰہی میں ہاتھ اٹھاتا رہا وہ شیر خدا پیکر صدق و صفا خادم خاتم الانبیاءؐ مرزا کی وفات کے چالیس سال بعد اس دنیا سے رخصت ہوا۔

اسلام کی تبلیغ و اشاعت مولانا کا اوڑھنا بچھونا تھی وہ اسلام کی صداقت اور حقانیت ثابت کرنے کے لئے مختلف مذاہب کے بڑے بڑے مبلغوں سے عمر بھر مناظرے کرتے رہے اس فن میں قدرت نے انہیں ایسی مہارت عطا کی تھی کہ وہ اس کے داؤ پیچ سے چند منٹوں میں اپنے حریف کو چت کرلیتے تھے۔ انہوں نے مرزائیوں سے بے شمار مناظرے کئے اور ہمیشہ انہیں شکست دی دیوریہ' نگینہ' خورجہ' جبل پور' رام پور اور لدھیانہ کے مناظرے بہت مشہور ہیں لدھیانہ کا مناظرہ منشی قاسم علی دہلوی ایڈیٹر الحق سے ہوا منشی جی نے اپنے اخبار الحق میں مولانا کو مناظرے کا چیلنج دیا جسے مولانا نے اپنے اخبار اہلحدیث کی اشاعت کیم مارچ ۱۹۱۲ء میں قبول کرلیا یہ مناظرہ تحریری ہوا اس کے منصف اعلیٰ مشہور سکھ وکیل سردار گوربچن سنگھ مقرر ہوئے مرزائیوں کی طرف سے جیتنے والے کے لئے ۳ سو روپے انعام کا اعلان بھی ہوا مولانا نے ڈٹ کر مقابلہ کیا اور مرزا کے عقائد و دعاوی کے خلاف دلائل و براہین کا انبار لگا دیا منصف اعلیٰ سردار بچن سنگھ نے دونوں طرف کے دلائل پڑھ کر جلسہ عام میں مولانا کی جیت کا اعلان کیا اور تین سو روپیہ آپ کی خدمت میں پیش کر دیا دوسرا مناظرہ جس کی ہندوستان میں بڑی دھوم مچی تھی وہ ریاست رام پور کا تھا نواب رام پور کو دینی بحثوں اور مناظروں سے بڑی دلچسپی تھی اس لئے وہ مجلس مناظرہ میں مہمان خصوصی کے طور پر شریک ہوئے اور شروع سے آخر تک یہ مناظرہ سنا اس میں بھی مرزائیوں کو زبردست شکست ہوئی اور وہ اپنی کوئی بات کسی صحیح دلیل سے ثابت نہ کر سکے نواب صاحب نے مولانا کے انداز بیان زور استدلال اور حاضر دماغی کے روح پرور مناظر اپنی آنکھوں سے دیکھے تو دنگ رہ گئے اور فرط محبت میں انہیں حسب ذیل سرٹیفکٹ عطا کیا رام پور میں قادیانی صاحبوں سے مناظرے کے وقت مولوی ابوالوفا محمد ثناء اللہ کی گفتگو میں نے سنی مولوی صاحب نہایت فصیح البیان ہیں اور بڑی خوبی یہ ہے کہ برجستہ کلام کرتے ہیں انہوں نے اپنی تقریر میں جس امر کی تمہید کی اسے بدلائل ثابت کیا ہم ان کے بیان سے محظوظ و مسرور ہوئے دستخط نواب محمد حامد علی خاں۔

مرزائیت کے خلاف آپ کی گرانقدر خدمات دیکھ کر دارالعلوم دیوبند کی ایک مجلس میں حضرت مولانا حبیب الرحمٰن صاحب مہتمم دارالعلوم نے فرمایا تھا اگر ہم قادیانیت کے خلاف ۳۰ سال تک محنت کریں تو مولانا ثناء اللہ امرتسری کی واقفیت تک نہیں پہنچ سکتے ہندوستان کیا بٹا مولانا پر آفتوں کا پہاڑ ٹوٹ پڑا جان جوان بیٹا آنکھوں کے سامنے شہید ہو گیا وہ عظیم الشان کتب خانہ جو کفر و ارتداد کی یلغار کو روکنے کے لئے ایک ڈھال سے کم نہ تھا جل کر خاکستر ہو گیا یہ صبر و تحمل کا پیکر توحید کا علم بردار قاطع شرک و بدعت خادم دین متین نہایت کسمپرسی اور بے سروسامانی کے عالم میں امرتسر سے سرگودھا پہنچا حکومت پاکستان نے مذہبی لٹریچر کی اشاعت کے لئے ایک پرنٹنگ پریس دیا ضعف پیری اور علالت کے باوجود خادم اسلام' اسلام کی خدمت کیلئے سے مستعد ہو گیا مگر ۱۵ مارچ ۱۹۴۸ء کو آپ پر فالج کا زبردست حملہ جو سفر آخرت کا سبب بن گیا۔ خدا رحمت کند این عاشقان پاک طینت را۔

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی

آخری قسط

ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی اور نوبل انعام

اپریل ۱۹۸۴ء میں صدر جنرل محمد ضیاء الحق نے امتناع قادیانیت آرڈیننس جاری کیا۔ [illegible] رو سے قادیانیوں کو مسلمان کہلانے اور شعائر اسلامی کا اظہار کر کے مسلمان [illegible] دینے پر پابندی عائد کر دی گئی۔ قادیانیوں کا نام نہاد "بہادر خلیفہ" اس آرڈیننس کے علاوہ کے بعد راتوں رات بھاگ کر لندن جا بیٹھا۔ وہاں پاکستان کے دارالحکومت اسلام آباد کے مقابلہ میں ایک جعلی "اسلام آباد" بنا کر پاکستان اور اہل پاکستان کو "دشمن" کا خطاب دے کر ان کے خلاف جنگ کا بگل بجا رہا ہے۔ اور قادیانیوں کو پاکستان کے امن کو آگ لگانے کی تلقین کر رہا ہے۔ قادیانیوں کا روزنامہ پرچہ جو "مشکوٰۃ" کے نام سے قادیان (انڈیا) سے شائع ہوتا ہے، اس میں "پیغام امام جماعت کے نام" کے عنوان سے مرزا طاہر قادیانی کا پیغام دنیا بھر کی جماعت ہائے احمدیہ کے نام شائع ہوا ہے۔ اس کے چند فقرے ملاحظہ فرمایئے:

"جس لڑائی کے میدان میں "دشمن" نے ہمیں دھکیلا ہے یہ آخری جنگ نظر آتی ہے، اور انشاء اللہ ہمارے دشمنوں کو اس میں بری طرح شکست ہوگی" (انشاء اللہ قادیانیوں کی سینکڑوں پیش گوئیوں کی طرح یہ پیش گوئی بھی جھوٹی نکلے گی۔ ناقل)

(روزنامہ مشکوٰۃ قادیان صفحہ ۷)

"دشمن سے ہماری جنگ کا یہ انتہائی اہم اور فیصلہ کن مقام ہے"

(صفحہ ۷)

"یہ وہ آخری مقام ہے جہاں دشمن پہنچ چکا ہے۔" (صفحہ ۷)

"تمام جماعت کو بڑی رفتار کے ساتھ اس لڑائی میں شامل ہونا چاہئے۔"

(صفحہ ۸)

"یہ ایک لڑائی کا بگل ہے جو بجایا جا چکا ہے۔ اس کی آواز ہمیں ہر طرف پھیلانی ہے۔ اور اس پیغام کو دنیا کے ہر کونے میں پہنچانا ہے۔"

(صفحہ ۸)

"اور اسلام آباد (پاکستان) کے حکمران اس آواز کی گونج کو سن کر بے بس اور پسپا ہو جائیں۔" (صفحہ ۸)

صدر پاکستان جنرل محمد ضیاء الحق کو للکارتے ہوئے یہ بہادر (لیکن بھگوڑا) قادیانی خلیفہ کہتا ہے:

"پس یہ ناپاک تحریک جو صدر ضیاء الحق کی کوکھ سے جنم لے رہی ہے اور وہ یہاں بھی ذمہ دار ہیں اس کے، اور قیامت کے دن بھی اس کے ذمہ دار ہوں گے۔ اور نہ کوئی دنیا کی طاقت ان کو بچا سکے گی۔ اور نہ مذہب کی طاقت ان کو بچا سکے گی۔ کیونکہ آج انہوں نے خدا کی عزت و جلال پر حملہ کیا ہے۔ آج محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاک نام کے تقدس پر وہ شخص حملہ کر بیٹھا ہے۔" (صفحہ ۱۳)

(قارئین مرزا طاہر قادیانی کو معذور سمجھیں کہ انہیں جوش خطابت میں مبتدا کے بعد خبر کا ہوش نہیں رہا، یعنی "پس یہ ناپاک تحریک" سے جو مبتدا شروع ہوا تھا فرط جوش پر اس کی خبر ہی غائب ہو گئی، جوش میں ہوش کہاں؟)

جملہ معترضہ کے طور پر مرزا طاہر جس "ناپاک تحریک" کی طرف اشارہ کر رہا ہے۔ اس کی مختصر وضاحت بھی ضروری ہے، اپریل ۱۹۸۴ء میں قادیانیوں پر یہ پابندی عائد کر دی گئی تھی کہ چونکہ آئین کی رو سے وہ غیر مسلم ہیں اس لئے نہ اسلام کے مقدس الفاظ کا استعمال کر سکتے ہیں اور نہ کسی طریقہ سے اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کر سکتے ہیں۔ قادیانیوں نے اس آرڈیننس کے مخالفت کی یہ صورت نکالی کہ اپنی عبادت گاہوں پر، گھروں پر، دکانوں پر، گاڑیوں پر اور خود اپنے سینوں پر کلمہ طیبہ کے کتبے لگانے لگے۔ مسلمانوں کے لئے ان کا یہ طرز عمل چند وجہ سے ناقابل برداشت ہے۔

اول: قادیانیوں کی یہ کارستانی اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرنے اور قانون کا منہ چڑانے کے لئے ہے، اس لئے انہیں اس کی اجازت نہیں ہونی چاہئے۔

دوم: ان کی عبادت گاہیں جو کفر و الحاد کا مرکز ہونے کی وجہ سے نجس ہیں، اور ان کے سینے جو کافر کی قبر سے زیادہ تنگ و تاریک اور سیاہ ہیں ان پر کلمہ طیبہ کا آویزاں کرنا اس پاک کلمہ کی توہین ہے اور اس کی مثال ایسی ہے کہ کوئی شخص نعوذ باللہ بیت الخلاوس پر کلمہ طیبہ لکھنے لگے، یقیناً اس کو کلمہ طیبہ کی توہین کا مرتکب اور لائق تعزیر قرار دیا جائے گا۔ اور گندی جگہوں سے کلمہ طیبہ کا مٹانا دراصل کلمہ کی توہین نہیں بلکہ عین ادب ہے۔

سوم: مرزا غلام احمد قادیانی کا دعویٰ ہے کہ وہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت ثانیہ کا مظہر ہونے کی وجہ سے (نعوذ باللہ) خود "محمد رسول اللہ" ہے۔ چنانچہ ایک غلطی کا ازالہ" میں لکھتا ہے:

"محمد رسول اللہ والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینہم
"اس وحی الٰہی میں میرا نام محمد رکھا گیا اور رسول بھی"

(روحانی خزائن ج ۱۸ ص ۲۰۷)

قادیانی، جب کلمہ طیبہ "لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ" پڑھتے ہیں تو لا محالہ ان کے ذہن میں مرزا کا یہ دعویٰ بھی ہوتا ہے۔ اس لئے وہ مرزا قادیانی کو کلمہ کے مفہوم میں داخل جانتے ہیں بلکہ اسے "محمد رسول اللہ" کا مصداق سمجھتے ہیں اور یہی سمجھ کر کلمہ پڑھتے ہیں چنانچہ مرزا بشیر احمد قادیانی نے لاہوری جماعت کا یہ سوال نقل کر کے کہ "اگر مرزا نبی ہے تو تم اس کا کلمہ کیوں نہیں پڑھتے؟" اس کا یہ جواب دیا ہے:

"محمد رسول اللہ کا نام کلمہ میں تو اس لئے رکھا گیا ہے کہ آپ نبیوں کے سرتاج اور خاتم النبیین ہیں اور آپ کا نام لینے سے باقی سب نبی خود اندر آجاتے ہیں ہر ایک کا علیحدہ نام لینے کی ضرورت نہیں ہے ہاں حضرت مسیح موعود کے آنے سے ایک فرق ضرور پیدا ہو گیا ہے اور وہ یہ کہ مسیح موعود کی بعثت سے پہلے تو محمد رسول اللہ کے مفہوم میں صرف آپ سے پہلے گزرے ہوئے انبیاء شامل تھے مگر مسیح موعود کی بعثت کے بعد محمدؐ رسول اللہ کے مفہوم میں ایک اور رسول کی زیادتی ہو گئی لہٰذا مسیح موعود کے آنے سے نعوذ باللہ لاالٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا کلمہ باطل نہیں ہوتا بلکہ اور بھی زیادہ شان سے چمکنے لگ جاتا ہے غرض اب بھی اسلام میں داخل ہونے کے لئے یہی کلمہ ہے صرف فرق اتنا ہے کہ مسیح موعود کی آمد نے محمد رسول اللہ کے مفہوم میں ایک رسول کی زیادتی کر دی ہے اور بس۔

علاوہ اس کے اگر ہم بفرض محال یہ بات مان بھی لیں کہ کلمہ شریف میں نبی کریمؐ کا اسم مبارک اس لئے رکھا گیا ہے کہ آپ آخری نبی ہیں تو تب بھی کوئی حرج واقع نہیں ہوتا اور ہم کو نئے کلمہ کی ضرورت پیش نہیں آتی کیونکہ مسیح موعود نبی کریمؐ سے کوئی الگ چیز نہیں ہے جیسا کہ وہ خود فرماتا ہے صار وجودی وجودہ نیز من فرق بینی وبین المصطفے فما عرفنی ومارئی اور یہ اس لئے ہے کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ تھا کہ وہ ایک دفعہ اور خاتم النبیینؐ کو دنیا میں مبعوث کرے گا جیسا کہ آیت آخرین منہم سے ظاہر ہے پس مسیح موعود خود محمدؐ رسول اللہ ہے جو اشاعت اسلام کے لئے دوبارہ دنیا میں تشریف لائے اس لئے ہم کو کسی نئے کلمہ کی ضرورت نہیں ہاں اگر محمدؐ رسول اللہ کی جگہ کوئی اور آتا تو ضرورت پیش آتی۔"

(کلمہ "الفصل صفحہ ۱۵۸۔ مولفہ مرزا بشیر احمد قادیانی مندرجہ ریویو آف ریلیجنز قادیان مارچ واپریل ۱۹۱۵ء)

پس چونکہ مرزا غلام احمد قادیانی کا یہ دعویٰ ہے کہ خدا نے اسے "محمد رسول اللہ" بنایا ہے اور چونکہ قادیانی اس کے اس کفریہ دعویٰ کی تصدیق کرتے ہیں۔ اور چونکہ وہ کلمہ طیبہ لاالٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے مفہوم میں مرزا قادیانی کو داخل مانتے ہیں۔ اور محمد رسول اللہ سے مرزا قادیانی مراد لیتے ہیں، اس سے معمولی عقل و فہم کا آدمی بھی سمجھ سکتا ہے کہ وہ کلمہ طیبہ کا بیج لگا کر توہین رسالت کے مرتکب ہوتے ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منافقوں کی مسجد ضرار کو گرانے، جلانے اور اسے کوڑے کرکٹ کے ڈھیر میں تبدیل کرنے کا جو حکم دیا تھا اگر وہ صحیح ہے (اور بلاشبہ صحیح ہے یقیناً صحیح ہے، قطعاً صحیح ہے،) تو قادیانی منافقوں کی وہ مسجد نما عمارت جس پر کلمہ طیبہ کندہ ہو اسے منہدم کرنے، جلانے اور کوڑے کرکٹ کے ڈھیر میں تبدیل کرنے کا مطالبہ کیوں غلط ہے؟ اور اس سے بھی کم تر یہ مطالبہ کہ مسجد ضرار کے ان چربوں پر کلمہ طیبہ نہ لکھا جائے، آخر کس منطق سے غلط ہے؟

الغرض پاکستان میں چونکہ قادیانیوں کا کفر و نفاق کھل چکا ہے، ان کو کلمہ طیبہ کے کتبے لگا لگا کر مسلمانوں کو دھوکہ دینے، کلمہ طیبہ کی توہین کرنے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و حرمت سے کھیلنے میں دشواریاں پیش آرہی ہیں، مسلمان ان کے غلیظ عقائد پر مطلع ہونے کے بعد ان کی ان مذبوحی حرکات کو برداشت نہیں کرتے اس لئے ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی، پاکستان کی سرزمین کو نعوذ باللہ "لعنتی ملک" کہنے سے نہیں شرماتا، اور اس کا مرشد، مرزا طاہر قادیانی پاکستان کے خلاف "جنگ کا نگل" بجا رہا ہے اور پاکستان میں افغانستان کے حالات پیدا کرنے کی دھمکیاں دے رہا ہے۔

" جماعت احمدیہ کے سربراہ مرزا طاہر احمد نے کہا کہ اگر اس خطہ میں ظلم جاری رہا (یعنی قادیانیوں کو یہ اجازت نہ دی گئی کہ وہ کلمہ طیبہ کے کتبے لگا کر مسلمانوں کو دھوکہ دیتے رہیں۔ ناقل) تو ہو سکتا ہے کہ وہاں ایسے حالات پیدا ہوں جیسے افغانستان میں پیدا ہوئے۔ "

(قادیانی اخبار ہفت روزہ "لاہور" صفحہ ۱۳۔ ۲۰ اپریل ۱۹۸۵ء)

اسی کے ساتھ وہ پورے عالم اسلام کو دعوت دے رہا ہے کہ پاکستان کے خلاف زہر اگلنے کے کام میں قادیانیوں کے ساتھ شریک ہو جائے۔ اگر تم نے ایسا نہ کیا تو:

"ہمیشہ تمہارا نام لعنت کے ساتھ یاد کیا جاتا رہے گا"

(قادیانی پرچہ دوماہی مشکوٰۃ قادیان۔ مئی وجون ۱۹۸۵ء صفحہ ۱۳۔)

ان تمام حقائق کو سامنے رکھ کر انصاف کیجئے کہ ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی کا نوبل انعام کسی پاکستانی کے لئے یا عالم اسلام کے کسی مسلمان کے لئے لائق فخر اور موجب مسرت ہو سکتا ہے؟

ہمارے جدید طبقہ کی رائے یہ ہے کہ عبدالسلام قادیانی کا عقیدہ و مذہب خواہ کچھ ہو۔ ہمیں اس کی سائنسی مہارت کی تعریف کرنی چاہئے اور اس کے عقیدہ و مذہب سے صرف نظر کرنا چاہئے۔ چنانچہ ہمارے ملک کے ایک معروف ادارے سے شائع ہونے والے پرچے میں ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی کی تعریف میں بہت کچھ لکھا گیا تھا۔ ایک درد مند مسلمان نے اس پر اس ادارہ کے سربراہ کو خط لکھا، پاکستان کی اس معروف ترین شخصیت کی جانب سے اس کے خط کا جو جواب ملا، اس میں مندرجہ بالا نقطہ نظر پیش کیا گیا ہے۔ ضروری تمہید کے بعد جوابی خط کا متن یہ ہے:

"ڈاکٹر عبدالسلام کے سلسلے میں آپ نے جو لکھا ہے اس میں جذبات کی شدت ہے۔ لیکن آپ سوچیں تو ایک مسلمان کی حیثیت سے ہمیں روادار اور کشادہ دل ہونا چاہئے۔ غیر ملکیوں اور غیر مذاہب کے سائنس دانوں اور دوسرے بہت سے ماہرین کے متعلق ہم روزانہ تحریریں پڑھتے رہتے ہیں۔ ان کی اچھی باتوں کی تعریف کرتے ہیں۔ ان کے کارناموں کی قدر کرتے ہیں، ان کی ایجادات سے فائدہ اٹھاتے ہیں پھر ان کے متعلق دوسری تمام باتیں لکھتے ہیں لیکن یہ کہیں نہیں لکھتے کہ ان کا مذہب کیا ہے یا کیا تھا، کیوں کہ ہمیں اس سے غرض نہیں ہوتی، ہم تو ان کی صرف ان باتوں سے سروکار رکھتے ہیں جو انہوں نے انسانوں اور دنیا کے فائدے کے لئے کئے۔ یقین ہے کہ آپ مطمئن ہو جائیں گے۔"

یہ نقطہ نظر واقعی اسلامی فراخ قلبی کا مظہر ہے۔ اور ہم بھی تہ دل سے اس کے حامی و مؤید ہیں لیکن اگر کوئی صاحب کمال اسلامی مفادات کی جڑیں کاٹتا ہو اگر اس کے اور اس کی جماعت کے رویہ سے اسلامی ممالک کو خطرات لاحق ہوں۔ اگر وہ اپنے کمال کو اپنے باطل مذہب کی اشاعت اور مسلمان نوجوانوں کو مرتد بنانے کے لئے استعمال کرتا ہو تو اس کے کمال کے اعتراف کے ساتھ ساتھ اس سے لاحق خطرات سے قوم کو آگاہ کرنا بھی اہل فکر و نظر کا فریضہ ہونا چاہئے۔

ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی ہے۔ قادیانیت کا پرجوش داعی و مبلغ ہے۔ اس کی جماعت اور اس کا پیشوا ہمیشہ سے مسلمانوں کا حریف اور اعدائے اسلام کا حلیف رہا ہے۔

وہ پاکستان کے خلاف جنگ کا بگل بجا رہا ہے۔ اور وہ پورے عالم اسلام کو قادیانیوں کے موقف کی تائید نہ کرنے کی وجہ سے لعنتی قرار دے رہا ہے، اور وہ پوری دنیا میں یہ جھوٹا شور و غوغا کر رہا ہے کہ پاکستان میں قادیانیوں پر ظلم ہو رہا ہے۔ کیا مسلمانوں کے ایسے دشمن کی تعریف کرنا، جس سے عالم اسلام کو خطرات لاحق ہوں، اسلامی عزت و حمیت کا مظہر ہے؟

مندرجہ بالا خط میں جس طبقہ کی نشاندہی کی گئی ہے ہمیں افسوس ہے وہ جوش رواداری میں اسلامی غیرت و حمیت کے تقاضوں کو پشت انداز کر رہا ہے اور اس طبقہ میں تین قسم کے لوگ شامل ہیں۔

اول: وہ ناواقف اور جاہل لوگ جو نہیں جانتے کہ قادیانیوں کے عقائد و نظریات کیا ہیں؟.............. اور ان کے دلوں میں اسلام اور مسلمانوں کے خلاف بغض و عداوت کے کیسے جذبات موجزن ہیں..............

دوسری قسم وہ تعلیم یافتہ طبقہ ہے، جو ملحد و لادین ہے جس کو دین اور اہل دین سے بغض و نفرت ہے اور دین سے بیزاری اس کے نزدیک گویا فیشن میں داخل ہے وہ مذہب کی بنیاد پر افراد اور ملتوں کی تقسیم ہی کا قائل نہیں.............. وہ مومن و کافر ایماندار اور بے ایمان اہل حق اور اہل باطل سب کو ایک ہی آنکھ سے دیکھتا اور ایک ہی ترازو سے تولتا ہے.............. اس کے نزدیک دین اور دینداری کا نام لینا ہی سب سے بڑا جرم ہے..............

تیسری قسم ان لوگوں کی ہے جو دین پسند کہلاتے ہیں۔ دینی موضوعات اور اصلاح معاشرہ پر بڑے بڑے مقالے تحریر فرماتے ہیں۔ بظاہر اسلام کے نقیب اور داعی نظر آتے ہیں لیکن ان کے نزدیک دین بس اسی نعرہ بازی اور مقالہ نگاری کا نام ہے۔ انہیں اپنی قومی و ملی مصروفیات کے ہجوم میں کبھی اہل دین اور اہل دل کی صحبت کا موقع نہیں ملا اس لئے ان کے حریم قلب میں دینی حمیت و غیرت کے بجائے مصلحت پسندی کا سکہ رائج ہے اور یہ حضرات بڑی معصومیت سے رواداری اور کشادہ دلی کا وعظ فرماتے رہتے ہیں۔ لیکن ان کا یہ سارا وعظ خدا اور رسول اور دین و ملت کے غداروں سے رواداری تک محدود ہے اگر ان کی ذاتی املاک کو کوئی شخص نقصان پہنچائے، ان کی اپنی عزت و ناموس پر حملہ کرے وہ رواداری کا سارا وعظ بھول جائیں گے۔ ان کی رگ حمیت پھڑک اٹھے گی ان کا جذبہ انتقام بیدار ہو جائے گا اور وہ اس موذی کو کیفر کردار تک پہنچا کر ہی دم لیں گے۔ لیکن اگر کوئی خدا اور رسول کی عزت پر حملہ کرتا ہو، دین میں قطع و برید کرتا ہو، اکابر امت پر کیچڑ اچھالتا ہو اس کے خلاف ان کی زبان و قلم سے ایک حرف نہیں نکلے گا، بلکہ یہ حضرات ایسے موذیوں کا تعاقب کرنے والوں کو درس رواداری دینے لگیں گے۔ اس "دین پسند" طبقہ کو معلوم ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی خود کو "محمد رسول اللہ" کی حیثیت سے پیش کرتا ہے۔ وہ جانتے ہیں کہ قادیانی ٹولہ مرزا غلام احمد قادیانی کو محمد رسول اللہ مسیح موعود اور مہدی معہود مانتا ہے انہیں علم ہے قادیانی اسلام اور مسلمانوں کے بدترین دشمن اور خدا اور رسول کے غدار ہیں وہ باخبر ہیں کہ تمام قادیانی پاکستان کو، لعنتی سرزمین سمجھتے ہیں اور پاکستان کی اینٹ سے اینٹ بجانے کے لئے بین الاقوامی سازشیں کر رہے ہیں لیکن ان تمام امور کے باوجود یہ "دین پسند" طبقہ قادیانیوں کے حق میں رواداری کا درس دیتا ہے۔ تاریخ بتاتی ہے کہ ایسی قومیں، جن میں مذکورہ بالا تین طبقات کی اکثریت ہو، وہ جلد یا بدیر تحلیل ہو کر رہ جاتی ہیں۔ خصوصاً تیسری قسم کے لوگ جو دینی حمیت و غیرت سے خالی، اور احساس خود تحفظی سے عاری ہوں وہ بہت جلد مقہور و محکوم ہو کر رہ جاتے ہیں۔

جیسا کے اوپر عرض کیا گیا رواداری اور کشادہ دلی، کے ہم بھی قائل ہیں لیکن اس رواداری کا یہ مطلب نہیں کہ میرا باپ حبیب الرحمٰن مر جائے، اور کل کو دوسرا شخص آکر کہے کہ میں تمہارے باپ حبیب الرحمٰن مرحوم کا بروز ہوں، اور بعینہ حبیب الرحمٰن بن کر تمہارے پاس آیا ہوں لہٰذا تمام حقوق پدری مجھ سے بجا لاؤ اور میں رواداری کا مظاہرہ کرتے ہوئے اس موذی کو باپ تسلیم کر لوں.............. نہیں!.............. بلکہ اگر مجھ میں ذرا بھی انسانی غیرت ہوگی تو میں اس نابکار کے جوتے رسید کروں گا۔

اب اس بے غیرتی اور دیوثی کا تماشہ دیکھئے کہ ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی کا باوا مرزا غلام احمد قادیانی کہتا ہے کہ میں "محمد رسول اللہ" ہوں اور مسلمان کہلانے اور محمد رسول اللہ ﷺ کو ماننے والے اس سے رواداری کا درس دیتے ہیں۔

●●

مرزائیوں سے ایک سوال

مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی چند کتابوں میں یہ بیانات اپنی عمر کے بارے میں درج کئے ہیں۔

۱ ـــــ اس وقت ۱۸۹۶ء میں میری عمر ۶۳ برس ہے۔

۲ ـــــ اس وقت ۱۹۰۳ء میں میری عمر ۷۰ برس ہے۔

۳ ـــــ اس وقت ۱۹۰۴ء میں میری عمر ۶۵ برس ہے۔

۴ ـــــ اس وقت ۱۹۰۵ء میں میری عمر ۷۰ برس ہے۔

۵ ـــــ اس وقت ۱۹۰۷ء میں میری عمر ۶۸ برس ہے۔

ملاحظہ فرمائیں ۱۸۹۶ء میں ۶۳ برس عمر ۱۹۰۳ء میں ۷۰ یعنی سات سال بعد ۶۳ برس سے عمر ۷۰ برس ہوئی پھر ۱۹۰۳ء میں ۷۰ اور ۱۹۰۴ء میں ۶۵۔ یعنی ایک سال گزرنے پر عمر ۵ برس کم ہو گئی (عمر ریورس گیر میں چلتی تھی) ۱۹۰۴ء میں ۶۵ سال' ۱۹۰۵ء میں ۷۰ سال یعنی صرف ایک برس بعد ۵ برس کا اضافہ عمر میں ہو گیا۔ پھر ۱۹۰۵ء میں ۷۰ سال اور ۱۹۰۳ء میں بھی ۷۰ سال۔ یعنی ۱۹۰۳ء سے لے کر ۱۹۰۵ء تک مرزا کی عمر ساکت رہی' نہ بڑھی نہ گھٹی۔ ۱۹۰۷ء میں عمر ۶۸ سال یعنی دو برس مزید گزرنے پر عمر ۲ برس مزید کم۔

وائے بوالعجبی...... کیا مرزائیوں کی عقلوں پر پتھر پڑ گئے ہیں ـــــ مرزا کی عمر تھی یا گرگٹ۔

نوٹ: مرزا کی ان کتب کے حوالے اور صفحہ نمبر ہم سے طلب کریں ـــــــــ ہمارا مرزائیوں سے سوال ہے کہ آپ کے پاس اس زائچے کا کیا جواب ہے ـــ؟ پوری مرزائی قوم کو چیلنج۔

مولانا عبداللطیف مسعود۔ ڈسکہ

حقوق الاطفال فی القرآن

اسلام خالق کائنات کا ایک کامل، لاتبدیل اور ہمہ گیر ضابطہ حیات ہے جس میں مالک حقیقی کی عبودیت اور کامل وفاداری کے رابطے اور حوالے سے ہر فرد مخلوق کے حقوق نہایت حقیقت پسندانہ انداز میں وضع فرمائے گئے ہیں پھر ان کے ساتھ فرائض کو ملا کر ان کی ادائیگی کی بڑے پر شفقت ترغیب و ترہیب کے انداز میں تلقین و تاکید فرمائی گئی ہے اس تعیین حقوق کے سلسلہ میں کسی رنگ و نسل کو کہیں بھی بنیاد نہیں بنایا گیا بلکہ بحیثیت مخلوق الٰہی ہونے کے کامل طور پر عادلانہ مساوات کو ملحوظ رکھا گیا ہے۔

نیز یہ سلسلہ حقوق و فرائض محض افراد انسانی تک محدود نہیں رکھا گیا بلکہ اسے ہر ذی روح مخلوق تک وسیع فرمادیا گیا ہے۔

ذیل میں بندہ حقیر بچوں کے متعلق قرآنی تعلیمات پیش کر رہا ہے۔ جنہیں مطالعہ کرکے ہر ذی ہوش انسان اسلام کی حقانیت اور ہمہ گیری کا اندازہ لگا سکتا ہے۔

۱..... اولاد عطیہ خداوندی ہے

فرمایا۔ ذرنی و من خلقت وحیدا ۰ وجعلت لہ مالا ممدودا و بنین شہودا

(۷۴:۱۱ تا ۱۳)

ترجمہ .... ایک ناشکرے اور باغی انسان کو تنبیہ کرتے ہوئے فرمایا کہ

چھوڑ دے مجھے اور جسے میں نے اکلوتا پیدا کیا۔

اور اسے کثیر مال اور حاضر باش بیٹوں سے نوازا ہے۔

۲ ... فرمایا زین للناس حب الشہوات من النساء والبنین الخ

(۳:۱۴)

انسان کے لئے عورتوں اور بیٹوں کی چاہت مرغوب بنادی گئی۔

۲۔ صالحین کا اولاد صالح کی آرزو و طلب

۱ ... جد انبیاء ابراہیم علیہ السلام دربار الٰہی میں دست سوال دراز کرتے ہیں۔

ربی ھب لی من الصالحین۔ فبشرنا ہ بغلیم حلیم

الصفت ۱۰۰

ترجمہ ... اے میرے مالک مجھے نیک فرزند عطا فرما۔ تو ہم نے اسے ایک بردبار بچے کی بشارت سنادی۔

۲۔ حضرت زکریا علیہ السلام کی التجاء

قال رب ھب لی من لدنک ذریۃ طیبۃ انک سمیع الدعاء

(۳:۳۸)

ترجمہ ... عرض کیا کہ اے میرے مولیٰ و مالک مجھے اپنی جناب سے پاکیزہ اولاد عطا فرما۔ بے شک تو ہی دعاؤں کا سننے والا ہے۔

۳۔ بچے کی پرورش اور تربیت

فرمایا والوالدات یرضعن اولادھن حولین کاملین۔

(البقرہ ۲۳۳)

ترجمہ ... یعنی مائیں اپنے بچوں کو پورے دو سال دودھ پلائیں۔

بعض حالات میں کوئی جوڑا بصورت طلاق الگ الگ ہو جاتا ہے اور بچہ کوئی وارث یا باپ لے جاتا ہے تو اس سلسلہ میں اس کی پرورش کے متعلق فرمایا کہ

ان اردتم ان تسترضعوا اولادکم فلا جناح علیکم اذا سلمتم ما آتیتم بالمعروف

ترجمہ .... یعنی بصورت جدائی اگر تم اس بچہ کو اس کی ماں کا ہی دودھ پلانا چاہو تو کوئی حرج نہیں جبکہ تم اس کے ساتھ طے شدہ مزدوری ادا کر دو۔

نیز فرمایا اس صورت میں نہ ماں کو کوئی نقصان پہنچایا جائے کہ اس کا بچہ ہی جدا کر دو یا طے شدہ مزدوری ادا نہ کرو۔ یا ویسے ہی زبردستی اس سے دودھ پلاؤ۔ بلکہ ہر حالت میں خوف خدا اور عدل و انصاف ملحوظ رکھنا ہوگا۔

۴۔ تنگی معیشت (تنگدستی و غربت) کی صورت میں اولاد کا تحفظ

فرمایا ولا تقتلوا اولادکم من املاق نحن نرزقکم وایاھم

(الانعام ۱۵۱)

ترجمہ ... سابقہ احکام کے علاوہ۔ تم اپنے بچوں کو تنگدستی اور ناداری کی بنا پر قتل نہ کرو۔ ان کا رازق تو میں ہوں اور تمہارا بھی۔ ایسے ہی بنی اسرائیل آیت ۳۱ میں بھی یہی مضمون ہے۔

۴۔ عورتوں کو بوقت بیعت اسلام تاکید فرمائی کہ

ولا یقتلن اولادھن (الممتحنہ ۱۲)

ترجمہ ... یعنی وہ اپنی اولاد کو قتل نہ کریں۔

ن اس میں زمانہ جاہلیت کی رسم زندہ درگور کی مخالفت بھی ہے اور جاہلیت حاضرہ کا اسقاط حمل بھی شامل ہوگا یہ سب قتل اولاد کے ضمن میں آتا ہے۔

۵۔ اولاد کے حق میں نیک جذبات اور دعا

جد انبیاء ابراہیم علیہ السلام دعا کرتے ہیں کہ

رب اجعلنی مقیم الصلوۃ و من ذریتی ربنا و تقبل دعاء۔

(ابراہیم)

ترجمہ ... اے میرے مالک مجھے اور میری اولاد کو بھی نماز کا پابند بنا۔ اے مالک میری دعا قبول فرمالے۔

ایک صالح اور باکردار انسان کی عاجزانہ دعا۔

رب اوزعنی ان اشکر نعمتک التی انعمت علی و علی والدی وان اعمل صالحا ترضہ واصلح لی فی ذریتی انی تبت الیک وانی من المسلمین۔ (الاحقاف ۱۵)

ترجمہ ... اے میرے مولیٰ و مالک میری قسمت میں کردے کہ میں تیرے ان احسانات کا شکر بجالاؤں جو تو نے مجھ پر اور میرے ماں باپ پر مبذول فرمائے ہیں اور یہ کہ میں وہ نیک اعمال کروں جو تجھے پسند ہوں نیز میرے بھلے کے لئے میری اولاد کو صلاحیت سے نواز دے۔ میں ہر حالت میں تیرے حضور جھکتا ہوں اور میں تیرے فرماں برداروں میں سے ہوں۔

ناظرین کرام ملاحظہ فرمائیں خدائی تعلیمات میں بچوں کے متعلق کتنا اہم اور پر شفقت پروگرام دیا جارہا ہے گویا بچے انسان کے دل کے ٹکڑے اور نرم و نازک پھول ہیں جن کی پرورش اور حفاظت نہایت خلوص اور توجہ و لگن کے ساتھ کرنے کا حکم دیا جارہا ہے حالانکہ ماں باپ کے دلوں میں فطری طور پر بھی اولاد کے متعلق نہایت عمیق جذبات ودیعت کردیئے گئے ہیں مگر پھر بھی رحمٰن و رحیم خالق و مالک مزید سے مزید عمدہ سلوک کی تلقین و تاکید فرمارہا ہے۔ درحقیقت بتلایا یہ جارہا ہے کہ اگرچہ یہ تمہارے دل کا سرور اور آنکھوں کا نور ہے مگر یہ میری بھی پیاری مخلوق ہے لہٰذا میری ان پر رحمت و شفقت تم سے کہیں بڑھ کر ہے بلکہ تمہارے دلوں میں ان کی محبت و شفقت پیدا کرنے والا بھی میں ہی ہوں۔

۶۔ نیک اور صالح اولاد کا اپنے محسن والدین کے ساتھ کیسا سلوک ہو۔

فرمان الٰہی ہے کہ

ووصینا الانسان بوالدیہ حملتہ امہ وھنا علی وھن وفصالہ فی عامین ان اشکرلی ولوالدیک الی المصیر۔ (لقمان ۱۴)

ترجمہ .... اور ہم نے انسان کو اس کے ماں باپ کے حق میں تاکید فرمادی ہے۔ جبکہ اس کی ماں نے اسے پیٹ میں رکھا ضعف پر ضعف برداشت کرتے ہوئے اور اس کا دودھ چھڑانا دو سال میں ہوا لہٰذا اے انسان تو میرا شکر گزار بن نیز اپنے ماں باپ کا بھی احسان مند ہو۔ آخر میرے ہی حضور آنا ہوگا۔

۲۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اوصاف جمیلہ۔

وبرابوالدتی الخ

ترجمہ .... یعنی مجھے میرے اللہ نے منجملہ دیگر کمالات کے یہ وصف بھی عطا فرمایا کہ مجھے اپنی والدہ کا فرماں بردار بنایا۔

جد انبیاء حضرت ابراہیم دعا فرماتے ہیں

ربنا اغفرلی ولوالدی وللمومنین یوم یقوم الحساب

(ابراہیم)

ترجمہ .... اے مولیٰ و مالک ہمیں معاف فرمادے اور میرے ماں باپ اور تمام اہل ایمان کو بھی بخش دے جس دن یوم حساب قائم ہوگا۔

حضرت نوح علیہ السلام دعا کررہے ہیں

رب اغفرلی ولوالدی ولمن دخل بیتی مومنا وللمومنین والمومنات

(نوح)

ترجمہ .... اے مالک حقیقی مجھے اور میرے ماں باپ کو معاف فرمادے اور ہر اس صاحب ایمان کو جو میرے گھر میں داخل ہو نیز تمام اہل ایمان مردوں اور عورتوں کو بھی بخش دے۔

۷۔ بچوں کا جائیداد میں حصہ

فرمایا یوصیکم اللہ فی اولادکم للذکر مثل حظ الانثیین

(النساء)

ترجمہ .... اللہ تعالیٰ تمہیں تمہاری اولاد کے بارے میں تاکید کرتا ہے کہ لڑکے کا وراثت میں لڑکی کے مقابلہ میں دوہرا حصہ ہوگا۔

مندرجہ بالا آیات کی روشنی میں واضح طور پر معلوم ہوگیا کہ

خالق کائنات نے اولاد کے مسئلہ کو نہایت اہمیت دی ہے ان کی عمدہ پرورش و تربیت ان کی جملہ مادی و روحانی ضروریات کے تکفل کا ماں باپ کو تاکیدی حکم فرمایا نیز ان کو ایک صالح مہذب اور باخدا انسان بنانے کیلئے تمام اسباب و وسائل بروئے کار لانے کی تلقین فرمائی ہے۔ ان کو عطیہ الٰہی سمجھتے ہوئے ان کی جسمانی' روحانی اور نفسیاتی ضروریات کی فراہمی اور تکفل والدین کا فریضہ قرار دیا گیا ہے۔ پھر بچہ کی صلاحیت کا اظہار والدین کے ساتھ احسان مندانہ سلوک اور پر خلوص اطاعت اور وفا شعاری کی صورت میں دکھایا۔ الغرض دونوں فریقوں کو حسب ضرورت و استعداد مضبوط بنیادوں پر پاکیزہ اور ٹھوس رابطہ پیدا کرنے کے لئے بہترین تعلیمات اور اصول و ضوابط تعلیم فرمائے جن پر عمل پیرا ہوکر ہر فریق دین و دنیا کی خوش بختی امن و سکون اور دائمی کامیابی حاصل کرسکتا ہے اور کسی ایک فریق کا عدم تعاون تمام حالات کو تلپٹ کرنے کا باعث ہوگا پھر نہ کوئی ہنستا کھیلتا خاندان مرتب ہوسکتا ہے اور نہ ہی کوئی پرامن اور خوشگوار معاشرہ وجود پذیر ہوسکتا ہے الغرض پھر انسانیت تہذیب و تمدن اور اخوت و ہمدردی کے مفہوم سے کبھی بھی آشنا نہیں ہوسکتی۔

قارئین ان پاکیزہ اور کامیاب ترین اصول و ضوابط کے مقابلہ میں دنیا کی کوئی تہذیب کوئی ادارہ یا کلچر وغیرہ دیگر کوئی اصول و ضوابط پیش کرسکا ہے یا کرسکتا ہے؟ مقابلہ تو کیا کرے گا کوئی اس کا عشر عشیر بھی پیش کرنے سے قاصر ہے۔

لہٰذا ہمیں خود بھی ان نورانی اصولوں کو اپنانا چاہئے نیز تمام عالم انسانیت کو اس کی دعوت دینی چاہئے۔

۸۔ پھول کے ساتھ کانٹے بھی ہوتے ہیں

جب اولاد اتنی اہم اور عطیہ خداوندی ہے۔ انسان کے دل کا سرور اور آنکھوں کا نور ہے تو غالب

امکان ہو سکتا ہے کہ انسان فطری جذبات میں بہہ کر اولاد کی صحیح تربیت نہ کر سکے ان کی محبت اور بے جا فرمائشوں اور چاہتوں کے پیش نظر ان کو صحیح خطوط پر نہ چلا سکے۔ تو اس مرحلہ میں رب قدیر نے ایک مزید حقیقت کا انکشاف فرمایا کہ

اے انسان یہ درست ہے کہ اولاد بڑی پیاری شے ہے انسان اس کی محبت میں بھٹک کر غلط لائن بھی اختیار کر سکتا ہے مگر تم خود یہ امر ملحوظ رکھنا کہ

ا۔ المال والبنون زینة الحیوة الدنیا والبقیت الصلحت خیر عندربک ثوابا وخیرا املا

(الکہف ۴۶)

ترجمہ .... یعنی مال اور اولاد صرف دنیا کی زیب و زینت ہیں جبکہ باقی رہنے والی نیکیاں ہی اجر و ثواب میں تیرے رب کے ہاں بہتر ہیں اور توقع کے طور پر بھی باقیات بہتر ہیں۔

لہذا تم بھی اولاد جو اچھی تربیت دے کر آخرت کی نیکیوں میں تبدیل کر لو۔

خالق کائنات اولاد کے بارے میں تنبیہ فرماتا ہے کہ

واعلموا انما اموالکم واولادکم فتنة

(الانفال ۲۹۔ ۲۸: ۱۴ تا ۱۵)

یعنی مال و دولت اور اولاد تو ایک آزمائش ہیں۔

اگر مال کو حلال ذریعے سے کمایا اور خدا کے حکم کے مطابق خرچ کیا تو آخرت کا ذخیرہ ہو گا بصورت دیگر آخرت میں وبال ہو گا۔ ایسے ہی اولاد کو اگر صحیح تربیت کر کے ان کو باخدا افراد بنایا تو آخرت کا سہارا ہو گی ورنہ دوسری ہی صورت ظاہر ہو گی۔

فرمایا

وما اموالکم ولا اولادکم بالتی تقربکم عندنا زلفی۔

(۳۷:۳۴)

ترجمہ .... مال و اولاد فی نفسہ قرب خداوندی کا ذریعہ نہیں بلکہ ان کا صحیح استعمال ہی یہ نتیجہ پیدا کر سکتا ہے لہذا ان کے بارے میں تمہیں خوب غور و فکر اور جدوجہد کرنا ہو گی۔

یاایھا الذین آمنوا ان من ازواجکم و اولادکم عدولکم فاحذروھم (التغابن ۱۴)

ترجمہ .... اے ایمان والو یقیناً" تمہاری کچھ بیویاں اور اولاد تمہارے دشمن ہیں لہذا ان سے بچتے رہنا۔

۹۔ اہل ایمان کو زوردار تنبیہ

فرمایا یاایھا الذین آمنوا لا تلھکم اموالکم ولا اولادکم عن ذکر اللہ (۹:۶۳)

اے ایمان والو! تمہیں یہ مال اور اولاد خدا کی یاد (اطاعت و بندگی) سے غافل نہ کر دے یاد رکھو جو اس روش پر چل پڑا وہ تو بڑے خسارے میں پڑ گیا۔

ملاحظہ فرمایئے کہ رب کریم نے انسان کو اولاد کے بارے میں کیسے صاف اور فیصلہ کن انداز میں صحیح صحیح تعلیم اور اصلاح و کامیابی کے بہترین اصول و ضوابط سے نوازا ہے جن کو اپنا کر انسان اپنی دنیا کو باغ و بہار بنا سکتا ہے ایک پرامن اور خوشگوار خاندان اور معاشرہ تشکیل کر سکتا ہے اور آخرت میں بھی ہر قسم کی خوش بختی اور کامیابی سے بہرہ ور ہو سکتا ہے۔

رب رحیم نے مزید ارشاد فرمایا یاایھا الذین آمنوا قوا انفسکم واھلیکم نارا (التحریم ۶)

ترجمہ ... اے ایمان والو اپنے آپ کو اور اپنے خاندان کو (خدا کی بندگی اور اطاعت میں زندگی گزار کر) جہنم کی آگ سے بچاؤ۔

فرمایا قل ان الخاسرین الذین خسروا انفسھم واھلیھم یوم القیامه الا ھو الخسران المبین۔ لھم من فوقھم ظلل من النار ومن تحتھم ظلل ○ ذالک یخوف اللہ بہ عبادہ ○ یعباد فاتقون (الزمر ۱۵ تا ۱۶)

ترجمہ ...ا میرے حبیب کریم فرما دیجئے کہ بلاشبہ وہ لوگ نقصان میں ہوں گے جنہوں نے (اللہ کی بندگی اور اطاعت کا راستہ نہ اپنا کر) اپنے آپ کو اور اپنے خاندان کو قیامت کے روز خسارے میں ڈال لیا خبردار یہی واضح خسارہ ہے کہ جس کی تلافی نہ ہو سکے گی۔ (ان کا انجام یہ ہو گا کہ) ان کے اوپر آگ کے بادل چھائے ہوئے ہوں گے اور ان کے نیچے بھی۔ یہی بدانجامی ہے جس سے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو ڈراتا ہے اے میرے بندو مجھ ہی سے ڈرتے رہو۔

۲۔ دوسری جگہ میں فرمایا

وقال الذین آمنوا ان الخاسرین الذین خسروا انفسھم واھلیھم یوم القیامه الا ان الظالمین فی عذاب مقیم○

(الشوریٰ آیت ۴۵)

ترجمہ ... اور ایمان کہیں گے کہ بلاشبہ نقصان میں رہیں گے وہ لوگ جنہوں نے اپنے آپ کو اور اپنے خاندان کو قیامت کے روز خسارے میں ڈال دیا۔ خبردار یقیناً" ظالموں کے لئے دائمی عذاب ہو گا اور ان کا وہاں کوئی بھی حمایتی نہ ہو گا جو اللہ کے سوا ان کی مدد کرے اور حقیقت یہ ہے کہ جسے اللہ ہی بے یارو مددگار چھوڑ دے اس کے لئے کوئی راستہ نہیں۔ لہذا تم اپنے مالک حقیقی کے فرامین مان لو اس سے پہلے پہلے کہ اللہ کی طرف سے نہ ٹلنے والا دن آجائے (قیامت) کیونکہ وہاں تمہاری بچاؤ نہ ہو گا اور نہ ہی تمہاری طرف سے کوئی انکار کرنے والا ہو گا۔

قارئین کرام مندرجہ بالا آیات میں علیم و خبیر ذات الٰہی نے ہمیں اپنی ازواج و اولاد کے بارے میں نہایت اہم معلومات فراہم کی ہیں لہذا ہمیں ان کے بارے میں پوری طرح ہوشیار اور چوکنا رہنا چاہئے کہ اصل لحاظ 'اطاعت' پسند اور مرضی اپنے مالک حقیقی کی مقدم رکھیں کسی عزیز سے عزیز تعلق دار کے ناز و نخرہ یا فرمائشوں میں مگن ہو کر رب رحیم کی مرضی اور منشاء کو نظر انداز نہ کریں اور اس ڈگر پر اپنے اہل خانہ کو بھی چلانے کی کوشش کریں۔ پھر مالک کے حضور سرخرو ہونے کی امید کی جا سکتی ہے چنانچہ رب رحیم نے فرمایا۔

وامر اھلک بالصلوة واصطبر علیھا لانسئلک رزقا نحن نرزقک والعاقبة

للتقوٰی (طٰہٰ ۱۳۲)

ترجمہ ... اپنے اہل کو نماز کا حکم کیجئے اور خود بھی اس پر قائم رہئے۔ ہم تجھ سے رزق کا سوال نہیں کرتے۔ رزق کو ہم دینے والے ہیں۔ اور یاد رکھ۔ عمدہ انجام صرف خدا خوفی اور تقویٰ شعاری ہی میں منحصر ہے۔

حضرت ذبیح اللہؑ اسی روش پر قائم تھے۔ فرمایا

واذکر فی الکتاب اسماعیل۔ انہ کان صادق الوعد وکان رسولا نبیاء○ وکان یامر اہلہ بالصلوٰۃ والزکوٰۃ وکان عند ربہ مرضیا○ (مریم ۵۴ تا ۵۵)

ترجمہ ... اور اس کتاب برحق (قرآن مجید) میں اسمٰعیلؑ کا تذکرہ فرمایئے بلاشبہ وہ سچے وعدے والے اور رسول و نبی تھے وہ اپنے اہل کو نماز اور زکوٰۃ کی پابندی کی تلقین فرمایا کرتے تھے اور وہ اپنے پروردگار کی جناب میں بڑے پسندیدہ تھے۔

یااخوۃ الاسلام۔ مندرجہ بالا تمام تفصیل سے معلوم ہوا کہ

اولاد واقعی عطیہ خداوندی ہے۔ بڑے بڑے صالحین انبیاء اولیاء نے اس کی طلب کی ہے اولاد انسان کے دل کا سرور اور آنکھوں کا نور ہے۔ ماں باپ کی معاون ومددگار اور بوقت ضرورت ایک بہترین سہارا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے انسان کے دل میں خود یہ جذبہ محبت ودیعت فرمایا ہے اور پھر ان کے ساتھ عمدہ سے عمدہ سلوک کرنے کی تاکید بھی فرمائی۔ ان کی اچھی پرورش اور عمدہ تربیت کرنے کا موکد حکم فرمایا ہے تا کہ وہ ایک مہذب معاشرہ کے باصلاحیت افراد بن سکیں۔ وہ باخدا تہذیب اور امن و سکون سے بھرپور معاشرہ کے معمار اور محافظ بن سکیں وہ دنیا میں اپنے مالک حقیقی کے سچے اور وفادار بندے اور پرستار بنکر تمام افراد انسانی کو بھی اس لائن پر چلانے کی بھرپور جدوجہد کرنے والے ہوجائیں اور آخرت میں اپنے مولیٰ برحق کے حضور پورے طور پر سرخرو ہو کر دائمی راحت اور خوش بختی کے وارث بن جائیں۔

رب کریم نے جیسے والدین کے ذمہ اولاد کی صحیح پرورش و تربیت اور ان کے ساتھ نہایت شفقت و رحمت کا سلوک کرنے کی تلقین فرمائی اسی طرح بچوں کو بھی والدین کی خدمت اور ان کی تمام حاجات و ضروریات پورا کرنے کی تاکید فرمائی بلکہ اپنی عبودیت اور اطاعت کے بعد انہی کا نمبر رکھا۔ والدین کی دل آزاری اور دل شکنی کی کسی بھی صورت میں اجازت نہیں دی۔

اب فرمایئے اس نورانی اور کامل ترین تعلیمات کے مقابلہ میں انسان کے پاس کسی بھی کونے کھدرے میں اس جیسا کوئی ضابطہ موجود ہے۔ ہرگز نہیں۔ لہٰذا جو حقوق و فرائض کا ضابطہ اسلام نے وضع فرمایا ہے وہ بے مثال اور بے نظیر ہے دنیا عالم کو اسے ہی حرز جان بنانا چاہئے نہ کہ اپنے خودساختہ عقل و انصاف سے خالی ضابطے دنیا پر مسلط کرتے پھریں۔ کبھی حقوق انسانی کا شوشہ کبھی حقوق نسوانی کا شور اور کبھی چائلڈ لیبر کا غل غپاڑہ' یہ سب فضول ہیں بلکہ یہ تمام کافرانہ پروگرام محض اسلام کی مخالفت میں پھیلائے جارہے ہیں' ہم مسلمانوں کو چاہئے کہ ان کے بھرے میں نہ آویں بلکہ خود اپنے دین کا مکمل ضابطہ حیات دنیائے عالم کے سامنے پیش کریں اور ان کو اسے اپنانے کی دعوت دیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس حقیقت کو سمجھنے اور اپنانے کی توفیق عنایت فرمائے آمین۔

○

عبدالخالق گل محمد اینڈ سنز
گولڈ اینڈ سلور مرچنٹس اینڈ آرڈر سپلائرز
شاپ نمبر ایف - ۹۱ - صرافہ
میٹھادر کراچی فون۔ ۲۵۵۰۳، ---

صرافہ بازار میں سونے کی قدیم دکان
صراف حاجی صدیق اینڈ برادرس
اعلیٰ زیورات بنوانے کیلئے ہمارے ہاں تشریف لائیں
کندن ۱، سٹریٹ صرافہ بازار کراچی
فون نمبر: ۲۴۵۸۰۳۱

نہرو کو علامہ اقبال کا دانداں شکن جواب

قسط نمبر۴

وحدت اسلامی کا تصوّر اور عقیدۂ ختم نبوت

جن مسلمان مدبروں کی نگاہیں زیادہ تر حقائق حال پر جمی ہوئی ہیں' وہ علماء کے ایک طبقے کو ایسے دینی استدلال پر آمادہ کرنے میں کامیاب ہوگئے' جو ان کے نزدیک وقتی حالات سے مطابقت رکھتا تھا' مگر محض منطق کے زور سے ان عقائد پر قابو پالینا آسان نہ تھا جو صدیوں سے جمہور مسلمانان ہند کے ضمیر پر مسلط چلے آرہے تھے' ایسے حالات میں منطق یا تو سیاسی مصلحت کی بناء پر قدم آگے بڑھا سکتی ہے یا قرآن و احادیث کی تازہ تعبیر کا طریقہ اختیار کرسکتی ہے۔ دونوں صورتوں میں ظاہر تھا کہ یہ عوام کو متاثر نہ کرسکے گی۔ مسلم عوام کی شدید مذہب پسندی کو صرف ایک چیز یقینی طور پر متاثر کرسکتی تھی اور وہ آسمانی سند تھی۔ عقائد کی موثر بیخ کنی کے لیے ضروری سمجھا گیا کہ کوئی ایسی الہامی بنیاد تلاش کی جائے' جو مذکورہ مسائل سے تعلق رکھنے والے دینی اصول کی تعبیر سیاسی اعتبار سے موزوں طریق پر کردے۔ یہ الہامی بنیاد احمدیت نے مہیا کی اور احمدی خود مدعی ہیں کہ برطانوی سامراج کے لیے یہ سب سے بڑی خدمت ہے' جو انہوں نے انجام دی۔

سیاسی اہمیت کے دینی نظریات کی الہامی بنیاد کے لیے پیغمبرانہ دعوے کا مطلب یہ ہوا کہ جو لوگ اس مدعی کے نظریات قبول نہیں کرتے' وہ مطلق کافر ہیں اور لازماً" دوزخ کے شعلوں کی نذر ہوں گے۔ احمدیوں کا عقیدہ یہ ہے کہ مسیح' ایک عام فانی انسان کی طرح وفات پاگئے ہیں اور ان کے ظہور ثانی کا مطلب یہ ہے کہ ایسی شخصیت رونما ہوگی جو روحانی اعتبار سے مسیح کی مثیل ہوگی۔ جس حد تک میں احمدیت کی اہمیت سمجھتا ہوں اس سے تحریک کو ایک حد تک معقول شکل مل گئی' لیکن روح تحریک کے لیے ایسی چیزیں ضروری نہیں۔ میری رائے میں یہ نبوت کی طرف ابتدائی اقدامات تھے اور تحریک کے اصل مقاصد نبوت ہی پورے کرسکتی تھی۔

جو ملک تہذیب و تمدن کی ابتدائی منزلوں میں ہیں۔ وہاں منطق نہیں' بلکہ روحانی سند و اختیار سے کام لیا جاسکتا ہے۔ جہاں خاصی جہالت موجود ہو' نیز خوش اعتقادی حد درجہ' عجیب امر یہ ہے کہ خوش اعتقادی اور ذہانت بعض اوقات پہلو بہ پہلو نظر آتی ہیں۔ پھر کسی شخص میں یہ اعلان کردینے کی جسارت ہو کہ وہ ایسے ربانی الہام کا حامل ہے جس سے انکار دائمی لعنت کا موجب ہوگا' اس کے بعد کسی محکوم ملک میں ایسی سیاست آمیز دینیات ایجاد کرلینا اور ایک جماعت بنالینا آسان ہے' جن کا عقیدہ سیاسی غلامی ہو' پنجاب کے سادہ لوح کسان جو صدیوں سے ہر قسم کے ناجائز تصرفات کا تختہ مشق چلے آتے ہیں۔ مبہم دینی اصطلاحات کے جال میں بھی بہ سہولت پھنس جاتے ہیں' خواہ وہ کتنا ہی فرسودہ ہو۔ پنڈت جواہر لال نہرو تمام مذاہب کے راسخ العقیدہ لوگوں کو مشورہ دیتے ہیں کہ وہ متحد ہو جائیں اور اس چیز کے ظہور میں تاخیر پیدا کریں' جسے وہ ہندوستانی قومیت سمجھتے ہیں' اس طنز آمیز مشورے میں فرض کرلیا گیا ہے کہ احمدیت ایک اصلاحی تحریک ہے۔ پنڈت جی کو علم نہیں کہ ہندوستان میں جس حد تک اسلام کا تعلق ہے' احمدیت میں انتہائی اہمیت کے مذہبی اور سیاسی مسائل مضمر ہیں۔

میں پہلے واضح کرچکا ہوں کہ اسلام کے مذہبی فکر کی تاریخ میں احمدیت کا وظیفہ ہندوستان کے اندر موجودہ سیاسی غلامی کے لیے الہامی بنیادیں مہیا کرنا ہے۔ خالص مذہبی مسائل کو چھوڑدیجئے' صرف سیاسی مسائل کی بنا پر بھی پنڈت جی ایسے شخص کے لیے قطعاً" زیبا نہیں کہ وہ مسلمانان ہند کو ارتجاعی قدامت پسندی سے متہم کریں' اگر وہ احمدیت کی حقیقی حیثیت سے آگاہ ہوتے تو مجھے کوئی شبہ نہیں کہ ایک مذہبی تحریک کے متعلق مسلمانان ہند کی روش کو مستحق ستائش سمجھتے' جو ہندوستان کے مصائب و آلام کے لیے ربانی الہام کی مدعی ہے۔

خوانندگان کرام پر واضح ہوچکا ہوگا کہ آج ہندوستان میں اسلام کے رخساروں پر احمدیت کی جو زردی نظر آرہی ہے' وہ اس ملک میں مسلمانوں کے مذہبی فکر کی تاریخ کا کوئی ناگہانی مظہر نہیں۔ جن افکار و تصورات نے اس تحریک کی شکل اختیار کی' وہ بانی احمدیت کی پیدائش سے بھی بہت پہلے مذہبی مباحث میں نمایاں ہوچکے تھے' میرا یہ مطلب بھی نہیں کہ بانی احمدیت اور اس کے رفیقوں نے سوچ سمجھ کر اپنا پروگرام تیار کیا' میں کہہ سکتا ہوں کہ تحریک احمدیت کے بانی نے ضرور کوئی آواز سنی ہوگی' لیکن یہ آواز خدائے حیات و قدرت کی طرف سے آئی یا عوام کے روحانی افلاس سے اٹھی' اس کا انحصار

پیدا کردہ تحریک کی حیثیت اور یہ آواز سننے والوں کے فکر و جذبہ کی نوعیت پر ہے۔ خوانندگان کرام کو یہ نہ سمجھنا چاہیے کہ میں استعاروں میں بات کر رہا ہوں۔ قوموں کی تاریخ حیات ہمیں بتاتی ہے کہ جب کسی گروہ کی زندگی میں مد کے بعد جزر پیدا ہوتا ہے تو انحطاط بجائے خود القاو الہام کا سرچشمہ بن جاتا گے۔ شاعر' فلسفی' اولیا اور مدبر سب اس سے متاثر ہوتے ہیں اور داعیوں کی ایسی جماعت بن جاتے ہیں' جو سحر آفریں فن یا منطق کی قوت سے زندگی کی تمام زشت و مکروہ عظمت و شان کا لباس پہنانے کے لیے وقف ہوجاتے ہیں۔ یہ داعی ناوانستہ و نومیدی کا درخشاں صورت میں پیش کرتے ہیں۔ کردار و عمل کی روایتی اقدار کی جڑ کھوکھلی کردیتے ہیں۔ اس طرح ان لوگوں کی روحانی قوت و ہمت جاہ کرڈالتے ہیں' جو ان کے حلقہ سحر میں آجاتے ہیں۔ اس قوم کے عزم کی فرسودہ حالت کا صرف تصور کرلینا کافی ہے' جو آسمانی سند کی بنا پر سیاسی ماحول کو آخری و قطعی چیز تسلیم کرلیتی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ وہ تمام کردار جنھوں نے احمدیت کے ڈرامے میں حصہ لیا۔ زوال و انحطاط کے ہاتھوں میں محض سادہ لوح حربے تھے اسی قسم کا ڈرامہ ایران میں بھی کھیلا گیا' لیکن وہاں وہ مذہبی اور سیاسی مسائل پیش نہ آئے' جو احمدیت نے ہندوستان میں اسلام کے لیے پیدا کردیے۔ روس نے بابیت کے لیے رواداری کا انتظام کردیا اور بابیوں کو اجازت دی کہ عشق آباد میں اپنا پہلا تبلیغی مرکز قائم کرلیں۔ احمدیوں کے لیے انگلستان نے ایسی ہی رواداری کا اظہار کیا اور انہیں ووکنگ میں اپنا پہلا تبلیغی مرکز قائم کرلینے کی اجازت دے دی۔ اس سوال کا فیصلہ مشکل ہے کہ روس اور انگلستان نے یہ رواداری سامراجی مصلحت کی بنا پر اختیار کی یا یہ ان ملکوں کی خالص وسعت قلب کا نتیجہ تھی۔ البتہ اتنا قطعی طور پر واضح ہے کہ اس رواداری نے ایشیا میں اسلام کے لیے مشکل مسائل پیدا کردیے ہیں۔ اسلام کی ہیئت ترکیبی کے باب میں جو میرا تصور ہے اس کے پیش نظر میرے دل میں خفیف سا بھی شبہ نہیں کہ اسلام کے لیے اس طرح جو مشکلات پیدا کی گئی ہیں' ان سے وہ زیادہ پاک و صاف ہو کر نکلے گا۔ زمانہ بدل رہا ہے۔ ہندوستان میں حالات نے نیا رخ اختیار کرلیا ہے۔ جمہوریت کی نئی روح ملک کے اندر پھیل رہی ہے یہ یقیناً" احمدیوں کی آنکھیں کھول دے گی اور انہیں یقین دلادے گی کہ انھوں نے دین میں جو نئی چیزیں پیدا کیں وہ بالکل بے سود ہیں۔

اسلام قرون وسطی کے تصوف کا احیا بھی برداشت نہ کرے گا' جس نے اس کے پیروؤں سے صحت مندانہ وجدانات چھین لیے اور ان کے بدلے میں محض مبہم افکار دے دیے۔ اس تصوف نے گزشتہ صدیوں میں اسلام کے بہترین دل و دماغ اپنے اندر جذب کرلیے اور ملک داری کے معاملات اوسط درجے کے آدمیوں پر چھوڑ دیے۔ دور حاضر کا اسلام اس تجربے کے اعادے کا روادار نہیں ہوسکتا اور یہ بھی برداشت نہیں ہوسکتا کہ پنجاب کا تجربہ دہرایا جائے' یعنی مسلمانوں کو نصف صدی تک ان دینی مسائل میں الجھائے رکھا جائے' جن کا زندگی سے کوئی بھی تعلق نہ تھا' اسلام تازہ فکرو تجربہ کی وسیع روشنی میں پہنچ چکا ہے۔ کوئی ولی یا مدعی نبوت اسے قرون وسطی کے تصوف کے کہر میں واپس نہیں لے جاسکتا۔

اب میں پنڈت جواہر لال نہرو کے سوالات کی طرف متوجہ ہوتا ہوں' میں سمجھتا ہوں' پنڈت جی کے مقالات سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ انہیں اسلام یا انیسویں صدی کے اندر اس کی مذہبی تاریخ سے عملاً" کوئی آگاہی نہیں اور نہ انھوں نے وہ سب کچھ پڑھا ہے' جو میں ان کے سوالات پر لکھ چکا ہوں' میرے لیے یہ ممکن نہیں کہ وہ سب کچھ دہراؤں جو پہلے لکھ چکا ہوں نہ یہاں انیسویں صدی میں اسلام کی مذہبی تاریخ بیان کرسکتا ہوں۔ جس کے بغیر دنیائے اسلام کی موجودہ حالت کا اندازہ کرنا غیر ممکن ہے۔ ترکی اور دور حاضر کے اسلام پر سینکڑوں کتابیں اور مقالے لکھے جاچکے ہیں۔ میں ان میں سے بیشتر پڑھ چکا ہوں اور اغلب ہے' وہ پنڈت جی کی نظر سے بھی گذر چکے ہوں۔ میں انہیں یقین دلاتا ہوں کہ ان کتابوں اور مقالوں کے مصنفوں میں سے ایک بھی نہیں' جس نے مخلول کی نوعیت سمجھی ہو یا اس علت کے بارے میں صحیح اندازہ کیا ہو' جس سے یہ مخلول رونما ہوا' لہٰذا ضروری ہے کہ انیسویں صدی میں ایشیا کے اندر اسلامی فکر کی بڑی بڑی لہروں کا تذکرہ اختصاراً" کردیا جائے۔

میں پہلے بتاچکا ہوں کہ ۱۷۹۹ء میں مسلمانوں کا سیاسی زوال آخری حد پر پہنچ چکا تھا' لیکن اسلام کی داخلی روح حیات کی بڑی شہادت اس واقعے کے سوا کوئی نہیں ہوسکتی کہ اسے معاً" اندازہ ہوگیا' دنیا میں اس کا اصل موقف کیا ہے؟ انیسویں صدی کے اندر سرسید احمد خاں ہندوستان میں' سید جمال الدین افغانی' افغانستان میں اور مفتی عالم جان روس میں پیدا ہوئے۔ غالباً" یہ اصحاب محمد بن عبد الوہاب سے متاثر ہوئے' جن کی ولادت ۱۷۰۳ء میں نجد کے اندر ہوئی۔ یہی محمد بن عبد الوہاب اس تحریک کے بانی تھے' جسے عموماً" وہابی تحریک کہا جاتا ہے اور جسے بجا طور پر دور حاضر کے اسلام میں زندگی کی پہلی دھڑکن سمجھنا چاہیے۔ سرسید احمد خاں کا اثر بحیثیت عمومی ہندوستان میں محدود رہا' تاہم اغلب ہے کہ دور حاضر کے مسلمانوں میں وہ پہلے فرد ہوں' جنھوں نے آنے والے دور کے مثبت کردار کی ایک جھلک پائی۔ سرسید کی تجویز تھی کہ مسلمانوں کی بیماریوں کا علاج دور حاضر کی تعلیم ہے۔

باقی آئندہ

اخبارِ ختمِ نبوت

پریس کانفرنس حضرت مولانا خان محمد صاحب صدر آل پارٹیز مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان

لاہور (نمائندہ خصوصی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی امیر حضرت مولانا خان محمد کندیاں شریف نے پریس کانفرنس سے خطاب کیا پریس کانفرنس میں چالیس کے قریب مختلف مکاتب فکر کے راہنماؤں اور قومی اخبارات کے نمائندوں نے شرکت کی۔

پریس کانفرنس میں ورلڈ اسلامک فورم کے چیئرمین مولانا زاہد الراشدی' جمعیت علماء اسلام کے مرکزی ڈپٹی سیکریٹری مولانا سید امیر حسن گیلانی' عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی راہنماؤں مولانا عزیز الرحمان جالندھری' مولانا اللہ وسایا' مولانا محمد اکرم طوفانی' مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی مرکزی جمعیت اہلحدیث کے ڈپٹی سیکریٹری پروفیسر عبدالرحمان لدھیانوی جماعت اہلحدیث کے صاحبزادہ عارف سلمان روپڑی' جمعیت علماء اسلام پنجاب (س) کے نائب امیر پیر نعیم اللہ فاروقی' جمعیت علماء پاکستان نیازی گروپ کے راہنماؤں قاری عبدالحمید قادری' انجینئر سلیم اللہ خاں' جامعہ نعیمیہ (بریلوی) کے مہتمم ڈاکٹر سرفراز احمد نعیمی' شیعہ پولٹیکل پارٹی کے علامہ علی غضنفر کراروی سمیت کئی ایک جماعتوں کے راہنماؤں نے شرکت کی۔ پریس کانفرنس کا متن پیش خدمت ہے۔

الحمدللہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی خاتم النبیین و علی آلہ واصحابہ اجمعین○

قادیانی گروہ جسے برطانوی استعمار نے نو آبادیاتی مقاصد کے لئے ایک صدی قبل پروان چڑھایا تھا۔ اب پھر عالمی استعمار کی پشت پناہی اور آشیرباد کے ساتھ دنیا کے مختلف ممالک میں متحرک اور سرگرم دکھائی دے رہا ہے اور اسلامی جمہوریہ پاکستان میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے اور اسلام کے نام اور شعائر کے استعمال سے روکنے کے آئینی و قانونی فیصلوں کو سبوتاژ کرنے کے لئے امریکہ اور دیگر مغربی ممالک کھل کر میدان میں آگئے ہیں۔

قادیانیوں کو اسلامیان پاکستان کے مذہبی معاملات میں مداخلت سے روکنے اور انہیں ان کی جائز حدود میں پابند کرنے کے لئے ۱۹۷۴ء میں ایک آئینی ترمیم کے ذریعے قادیانی گروہ کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا' ۱۹۸۴ء میں صدارتی آرڈیننس کے ذریعہ انہیں اسلام کا نام اور علامات استعمال کرنے سے "قانوناً" روک دیا گیا اور ۱۹۹۲ء میں وفاقی شرعی عدالت کے فیصلہ کے مطابق توہین رسالت ﷺ پر موت کی سزا کا قانون نافذ کیا گیا اور یہی تین فیصلے اس وقت مغرب کی سیکولر قوتوں اور لابیوں کی معاندانہ مہم کا سب سے بڑا ہدف ہیں اور صورت حال یہ ہے کہ:

○—— ایمنسٹی انٹرنیشنل پاکستان میں انسانی حقوق کی صورت حال کے بارے میں اپنی سالانہ رپورٹوں میں ان قوانین کو مسلسل ہدف تنقید بنا رہی ہے۔

○—— جرمنی کی حکومت توہین رسالت کی سزا کے قانون کی منسوخی کا باضابطہ مطالبہ کر چکی ہے جبکہ بعض دیگر حکومتیں بھی اس مہم میں شریک ہیں۔

○—— امریکہ نے پاکستان کی امداد کی بحالی کی شرائط میں ۱۹۸۷ء سے قادیانیوں کے بارے میں آئینی و قانونی اقدامات کی واپسی کی شرط کر رکھی ہے اور اس سال امریکی وزارت خارجہ کی سالانہ رپورٹ میں توہین رسالت کی سزا کے قانون اور قادیانیوں کے بارے میں آئینی اور قانونی فیصلوں پر تنقید کے ساتھ ساتھ امریکی نائب وزیر خارجہ رابن رافیل نے واضح طور پر اعلان کر دیا ہے کہ ان قوانین کی منسوخی کے لئے امریکہ مسلسل دباؤ ڈالتا رہے گا۔

○—— پاکستان میں شرعی حدود کے نفاذ کے سلسلہ میں کئے گئے اقدامات' جداگانہ انتخابات اور دیگر اسلامی قوانین کے خلاف مخفی مہم جاری ہے۔

ان تمام کارروائیوں کا مقصد پاکستان کے اسلامی تشخص کو ختم کر کے اسے سیکولر اسٹیٹ کی حیثیت دینا اور مغرب کی مادر پدر آزاد ثقافت کا تسلط قائم کرنا ہے۔ جبکہ حکومت پاکستان کی بر خوردارانہ ذہنیت کا حال یہ ہے کہ اسلامی جمہوریہ پاکستان کے نظریاتی تشخص اور جمہوری و اسلامی فیصلوں کے خلاف اس یکطرفہ اور سراسر ناجائز بین الاقوامی دباؤ کو مسترد کرنے کے بجائے وہ مسلسل پسپائی کا راستہ اختیار کئے ہوئے ہے جس کا تازہ ترین اظہار اقلیتوں کے دوہرے ووٹ کی مضحکہ خیز حکومتی تجویز کی صورت

www.amtkn.com www.facebook.com/amtkn313 www.emaktaba.info

میں سامنے آیا ہے اور یوں محسوس ہو رہا ہے کہ اگر پاکستان کے اندرونی مذہبی معاملات میں بڑھتی ہوئی امریکی مداخلت اور حکومت پاکستان کی پسپا پالیسی کو آگے بڑھ کر غیور مسلمانوں کی عوامی قوت کے ساتھ نہ روکا گیا تو پاکستان میں اسلامی قوانین اور مذہبی روایات ایک ایک کرکے عالمی استعمار کی ناجائز خواہشات کی بھینٹ چڑھ جائیں گے۔

اس کے ساتھ یہ بات بھی قابل توجہ ہے کہ پاکستان کے مختلف علاقوں میں قادیانی گروہ کی جارحانہ سرگرمیوں میں بتدریج اضافہ ہوتا جارہا ہے اور گزشتہ چند ماہ کے دوران:

○ —— دوالمیال ضلع چکوال میں مسلمانوں کی عیدگاہ کو قادیانیوں نے مسمار کردیا ہے اور اس پر کوئی مقدمہ درج نہیں کیا گیا۔

○ —— اور ہمہ نزد بلال پور ضلع سرگودھا میں قادیانیوں نے مسجد میں گھس کر مسلمان نوجوانوں کو زدوکوب کیا اور توڑ پھوڑ کی۔

○ —— چک ۶ نزد ہڑپہ ضلع ساہیوال میں مسجد کے اندر جاکر قادیانیوں نے ایک عالم دین کو گالیاں دیں اور برا بھلا کہا۔

○ —— منڈی احمد آباد تحصیل دیپال پور میں ایک عالم دین کو قادیانی وکیل نے گالیاں اور قتل کی دھمکی دی۔

○ —— پیلو وائیس ضلع خوشاب میں ایک قادیانی کے گھر سے دو بم برآمد ہوئے۔

○ —— گروٹ ضلع خوشاب کے اٹامک انرجی سینٹر کے قریب قادیانی ایک منصوبہ کے تحت احمد نگر کے نام سے قادیانی کالونی بنا رہے ہیں۔

○ —— اخباری اطلاع کے مطابق ربوہ کا تعلیم الاسلام کالج قادیانیوں کو واپس کرنے کا فیصلہ کرلیا گیا ہے۔

○ —— مرزا طاہر احمد نے گرفتار فوجی افسران کے بارے میں یہ بیان دے کر کہ اس "مبینہ سازش" کا انکشاف قادیانیوں نے کیا ہے' پاک فوج کے دینی مزاج کے خلاف "مبینہ عالمی سازش" میں شریک ہونے کا اعتراف کرلیا ہے۔

○ —— امتناع قادیانیت آرڈیننس پر عمل درآمد سے عملاً "ربوہ" کو مستثنیٰ کرلیا ہے۔

حالات کا رخ یوں نظر آرہا ہے کہ کسی بین الاقوامی سازش کے تحت قادیانی گروہ ملک میں جان بوجھ کر ایسے حالات پیدا کرنے کی کوشش کررہا ہے جو عالمی استعمار اور بین الاقوامی لابیوں کی مداخلت میں مزید اضافے اور ان کے مذموم منصوبوں کی تکمیل کے لئے بہانہ بن سکیں۔

ان حالات میں ضروری ہوگیا ہے کہ کل جماعتی مرکزی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت پاکستان کے اس پلیٹ فارم کو از سرنو منظم اور متحرک کیا جائے جس پر پاکستان کے غیور مسلمانوں نے ۵۳ء' ۷۴ء اور ۸۴ء میں متحد ہوکر بے مثال قربانیوں اور عظیم جدوجہد کے ذریعے عقیدہ ختم نبوت اور ناموس رسالتؐ کے تحفظ کا دینی فریضہ سرانجام دیا تھا چنانچہ مرکزی مجلس عمل کے سربراہ کی حیثیت سے میں "کل جماعتی مرکزی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت پاکستان" کو متحرک کرنے کا اعلان کرتے ہوئے یہ واضح کردینا چاہتا ہوں کہ اپنی سابقہ روایت اور طریق کار کے مطابق تمام مکاتب فکر کو مرکزی مجلس عمل کے پلیٹ فارم پر متحد و منظم کرکے:

○ —— پاکستان کے اسلامی تشخص اور قوانین بالخصوص تحفظ عقیدہ ختم نبوت اور تحفظ ناموس رسالتؐ کے آئینی و قانونی فیصلوں کا ہر قیمت پر تحفظ کیا جائے گا۔

○ —— اس سلسلہ میں ہر قسم کے بیرونی دباؤ کو مسترد کرتے ہوئے رائے عامہ کی منظم قوت کے ساتھ اس کا مقابلہ کیا جائے گا۔

○ —— حکومت پاکستان کو معذرت خواہانہ انداز ترک کرنے اور اسلامی قوانین و روایات کے تحفظ کی دوٹوک اور جرات مندانہ پالیسی اختیار کرنے پر مجبور کیا جائے گا۔

اس مقصد کے لئے ۲۶ مئی ۱۹۹۶ء کو لاہور میں "قومی ختم نبوت کنونشن" طلب کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے جس میں ملک بھر سے تمام مکاتب فکر کے علمائے کرام اور دیگر طبقات کے راہنما شریک ہوں گے اور تحریک ختم نبوت کے اگلے پروگرام کا اعلان کیا جائے گا اور اس سے ایک روز قبل تمام دینی جماعتوں کا سربراہی اجلاس ہوگا جس میں تفصیلات طے ہوجائیں گی۔ ان شاء اللہ تعالیٰ۔

مرکزی رابطہ کمیٹی قائم کردی گئی جس کے کنوینر مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری ہوں گے۔ کمیٹی کے اراکین مندرجہ ذیل ہوں گے مولانا زاہد الراشدی گوجرانوالہ' مولانا سید امیر حسین گیلانی اوکاڑہ' علامہ علی غضنفر کراروی لاہور' مولانا عبدالمالک خاں لاہور' پروفیسر عبدالرحمان لدھیانوی لاہور' مولانا نعیم اللہ فاروقی' صاحبزادہ عارف سلمان روہڑی' ڈاکٹر سرفراز احمد نعیمی' قاری عبدالحمید قادری' مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی۔ یہ کمیٹی "قومی ختم نبوت کنونشن" کے انتظامات کے علاوہ مختلف مکاتب فکر اور طبقات فکر اور اس کے راہنماؤں سے رابطے کرے گی اور دیگر متعلقہ امور سرانجام دے گی۔ میں تمام مکاتب فکر کے علمائے کرام' دینی کارکنوں اور ہر طبقہ کے غیور مسلمانوں سے اپیل کرتا ہوں کہ اس مقدس مشن میں ہمارے ساتھ شریک ہوں۔ تاکہ ہم مل کر اپنے ملک کے اسلامی تشخص' خود مختاری اور عقیدہ ختم نبوت و تحفظ ناموس رسالتؐ کے سلسلہ میں اب تک ہونے والی پیش رفت کو استعماری سازشوں کا شکار ہونے سے بچاسکیں۔

○

a session of Muslim Science Foundation was managed to he held in the city of Jeddah on the select land of Holy Hejaz by a non-Muslim Qadiani, acknowledged as a Kafir-apostate. By the fact of his entry into Hejaz, Dr. Abdus Salam Qadiani has rudely made faces at the Law of Saudi Arabia which bans entries of Qadianis and visa is prohibited for them.

Thanks heaven that Dr. Abdus Salam did not arrange the conference in Makkah/Madinah, Haramain Sharifain, else the unholy hoof would have desecrated that soil which would have amounted to a slap on the face of the Islamic world. How far are nets of Qadiani-Jewish conspiracy outspread! And how they achieve their ends by making a fool of Muslims!

One Billion Dollars, The Target

When Dr. Abdus Salam Qadiani was so favourably received in the holy land of Hejaz he took the opportunity to repeat his demands louder. This resulted in his getting sanctioned an amount of 50 million dollars from the Muslim countries.

Qadiani newspaper, *'Al-Fazl'*, Rabwah, published an interview of Dr. Abdus Salam Qadiani in which a question was put to him:

Q. What do you have to say about the 'Science Foundation' established by Islamic Conference?

A. "A step in the right direction, I am indeed happy. But my original proposal was better than the present decision. I had prevailed upon Mr. Bhutto in 1974 to establish a Foundation with a capital of one billion dollars and the Summit Conference had agreed upon it but nothing happened after that. Then in 1981, General Zia-ul-Haq agreed to raise this issue in the Summit at Taif. The 'Foundation' was established but the proposed capital was reduced to only 50 million dollars. I have now learnt that the actual amount rece'ved so far by the 'Foundation' is only 6 million dollars. You would agree with me that Muslim governments can give more than that". (Daily *'Al-Fazl'*, Rabwah, Oct. 8, 1984).

Six Million Dollars Netted

H..ving received this sum, Dr. Abdus Salam Qadiani still complained of apathy of Muslim countries and voiced his disappointment. The Daily *'Jung'*, London, reported as follows:

"Nobel awarded Pakistani scientist Dr. Abdus Salam to establish Science Foundation. Islamic Conference approves fifty million dollars instead of one billion.

"Jeddah (*Jung*, Foreign Desk): The Nobel Prize winner, Pakistani scientist Dr. Abdus Salam will establish a 'Foundation' for the progress of science in Islamic countries to enable their competent scientists to increase their technological skill.

"In an Interview to *'Gulf Times'*, Dr. Abdus Salam said, 'Solid measures have not been undertaken so far for the progress of scientific knowledge in Islamic countries'. Dr. Salam has established an international centre of Organic Physics in Italy of which he is a Director. One thousand students study Physics in this centre. International Atomic Institute and UNESCO have extended their cooperation to this centre. Doctor said that the 'Foundation' shall be non-political and the scientists of Muslim countries shall manage it. Later on, it will be attached to the Islamic Conference Organisation. However, Dr. Salam regretted that against his original proposal of a capital of one billion dollars the Islamic Conference only approved fifty million". (*Jung* London, August 8, 1985).

Crocodile Tears

The Daily *'Nawae Waqt'* Karachi, in its publication dated August 11, 1985, reported as under:

"Doctor Abdus Salam facing financial problems in establishment of Islamic Physics Foundation. New York, August 10, (APP). Nobel Prize winner Doctor Abdus Salam has said that Islamic countries are keeping themselves aloof from international scientific technology and are unaware of the means necessary for scientific progress. He said he wanted to establish a 'Foundation' for the progress of science. Islamic Conference sources have confirmed that the Conference has approved fifty million dollars instead of one billion while *six million has already been released in one year*. Dr. Abdus Salam appeared *dejected* over this issue"!

The idea behind sheddding these crocodile tears was to put Muslim countries to shame and to goad them on to supply him more money.

Continued

a Muslim because they were not aware of his religion and beliefs. Hence it was under this misunderstanding that Shah Hassan of Morocco issued a lengthy Royal decree in which Dr. Abdus Salam Qadiani was accepted as a member of Moroccan National Academy with a tribute to him in these words:

"Your success has emblazoned Islamic civilisation and thought". (From Daily, *'Al-Fazl'*, June 29, 1980).

Under the same misunderstanding, Prince Muhammad Bin Faisal of Saudi Arabia cabled his congratulatory message:

"Nobel Award for Dr. Salam delighted Muslims and we are very pleased". (From Weekly *'Lahore'* Nov. 18, 1979).

Muslims of other countries also deceived

In January 1986, the fortnightly magazine *Tahzeeb-ul-Akhlaq* of Muslim University, Aligarh, India, brought out its 'Abdus Salam Number' in which Prof. Nasim Ansari produced the translation of an article in English written by Dr. Abdus Salam Qadiani under the heading 'Islam aur Science'. In his introductory words, Dr. Abdus Salam Qadiani says:

'I start with the affirmation that my beliefs and actions are based on Islam. For this reason I am a Muslim and I believe in Quran Kareem'. (Page 11).

In this magazine is included another article, 'Abdus Salam—a Learned Scientist' written by Prof. I. Ahmad (probably a Qadiani) in which he writes:

"He has a firm belief in the truthfulness of his Islamic religion and follows its directives meticulously".

Also in this issue is a translation by Dr. Alam Hassan of a speech by Prof. John Nariman (this gentleman appears to be a Jew) which reads:

"Abdus Salam believes in Deen Islam and he has dedicated his life to the concept of unity" (Page 37).

COMMENTS

These are a few instances from numerous writings in which an effort has been made to grant a testimonial of Islam to Dr. Abdus Salam Qadiani with the intent of deceiving Muslims. In other words, the Qadiani-Jewish lobby, by means of this award, has conspired to get Qadianism passed on as Islam and Islam as Qadianism.

OBJECTIVE NO. 4
TO FLEECE OIL RICH MUSLIM COUNTRIES BY SLOGAN OF ISLAMIC FOUNDATION TO PROPAGATE QADIANISM

Slogan of Islamic Foundation

Having armed himself with the certificate of Islam, Dr. Abdus Salam Qadiani toured Islamic countries where he raised the slogan of 'Islamic Science Foundation' in order to show the Islamic nations that he was the greatest well-wisher of Muslims in the world. Obviously, this slogan caught the attention of Islamic countries who fell into this net.

Islamic Summit at Jeddah

The Daily *'Nawa-i- ·qt'* in its editorial note dated Nov. 18, 1979, writes: "It was in 1973, that a Pakistani scientist Dr. Abdus Salam put forth a proposal that all Muslim countries should join hands in setting up an Islamic Science Foundation. In pursuance of this proposal, a conference was held last week in Jeddah in which it was finally decided to set up such an organisation. It was in 1974 itself that Islamic Summit Conference had formally accepted Dr. Abdus Salam's proposal but the actual decision to establish such a Foundation was now made at Jeddah. The Jeddah Conference which agreed to give practical shape to this proposal was also attended by Dr. Abdus Salam Qadiani. Scientists from Muslim countries gathered there congratulated him and hailed him as a person of honour for the Islamic world."

Qadiani Kafir entered Holy Hejaz

Qadianis are prohibited from entering Saudi Arabia but the jugglery of Islamic Science Foundation made that possible for Dr. Abdus Salam Qadiani. He was afforded a reception at Jeddah. He played the bridegroom there and was hailed as the true pride of the Islamic world.

بسوخت عقل ز حیرت ایں چہ بوالعجبیست

Wit stands scorched from amazement
What marvellous foolishness is this!

This is the height of cunningness of enemies of Islam and the self-forgetfulness of Muslims that

dicted: "Those who will keep outside (of Qadiani Jama shall have no status. Their position will be that of sweepers and cobblers".

Mirza Mahmud Ahmad Qadiani elucidated this statement. According to his opening address in the Annual Meet in 1932, reproduced in newspaper *'Al-Fazl'* Qadian, Volume 2, Number 9, Dated Jan. 29, 1933, (Ref: *'Qadiani Mazhab'* fifth print p.758), Mirza Mahmud Qadiani said:

"The above passage means that the sapling of Ahmadiyat, looking weak today, will become such an enormous tree one day that the nations of the world will get rest underneath. And Jamaat Ahmadiya which appears ordinary and humble today shall get so much vigour and importance that reins of religions, cultures, civilisations and politics of the whole world shall be in its hands. It shall have every type of authority. By its influence and access it shall be the most revered organisation of the world.

"A large part of the world will enter into its fold. But those who by their bad luck would keep themselves aloof shall become characterless with no value or worth in society. In religious, cultural and political circles their call shall be as ineffective and uncared for as the present day clamours of sweepers and cobblers."

Pakistan National Assembly's Bold Step

The National Assembly of Pakistan having legally declared the Qadianis a non-Muslim minority on Sept. 7, 1974, expelled them from the Muslim religion and entered their name in the list of non-Muslim inhabitants of the country. This legal decree is a mortal blow for them and has successfully killed their infectious germs from blossoming.

COMMENTS

The entire Islamic Ummah, in view of Qadianis' heretic beliefs and their destructive motives against Islam, considered them renegades and out-casts, like 'Musailamah Kazzab' in the times of Allah's Prophet, صلی اللہ علیہ وسلم. Moreover, the prediction of Mirza Ghulam Ahmad Qadiani that "those who will keep outside (of Qadiani Jamaat) shall have no status; their position will be that of sweepers and cobblers", has been disproved word by word. In Pakistan Constitution, names of both the organisations, i.e. Qadianis and Lahoris, have been entered below the category of Scheduled Castes, i.e., after the serial of sweepers and cobblers!

OBJECTIVE NO. 3
TO DECEIVE THE WORLD THAT QADIANISM HAS GLORIFIED ISLAM

Abdus Salam Qadiani as a "Muslim" Scientist!

The Qadiani-Jewish lobby was trying to obliterate the black spot of *Kufr* from the Qadiani forehead for a long time and was making an effort to graft back that rotten portion which had been cut and thrown out from the Islamic body. For this purpose, the aforesaid lobby used Dr. Abdus Salam Qadiani to show to the world that he was a "Muslim" scientist.

Qadianism as 'Real Islam"

The following words of Qadiani newspaper, *'Al-Fazl'*, Rabwah, are noteworthy in this context: (November 13, 1979).

"Scientist Dr. Abdus Salam Sahib, the dutiful glorious son of Islamic world and its devoted votary who is prepared to lay his life for Ahmadiyat *which is real Islam* has said: 'the only way to regain the lost Islamic magnificence in scientific technology is for our Ahmadi youth to come forward to gain perfection in these fields'. The respected Dr. Salam said that our organisation is out to revive Islam. Therefore we should forge ahead in scientific knowledge besides other fields and attain perfection, thereby restore the lost Islamic greatness".

'I am first Muslim Scientist'

Pakistan National Assembly called its special session on Dec. 18, 1979, in which President General Muhammad Zia-ul-Haq conferred Doctorate on Abdus Salam Qadiani on behalf of Quaid-e-Azam University in recognition of Nobel Prize Award. Speaking on this occasion Dr. Abdus Salam Qadiani said: "I am the first Muslim scientist to be awarded the Nobel Prize".

After this, the Qadianis ceaselessly started chanting Abdus Salam Qadiani as the "first Muslim scientist". The object of this propaganda was evident. That in case Dr. Abdus Salam Qadiani was admitted as a Muslim then all other Qadianis by the same analogy would be considered Muslims.

Arab Brethren Deceived

This propaganda resulted in our Arab brethren and Muslims' taking Dr. Abdus Salam as

DR. ABDUS SALAM AND THE NOBEL PRIZE

Part2

Motives, Possibilities, Designs

by
Maulana Muhammad Yusuf Ludhianvi
Translat· ·by K.M. SALIM
Edited by Dr. Shahiruddin Alvi

'News received from Allah"

"On this very occasion, Sheikh Mubarak Ahmad turned the attention of the audience to another prediction of hazrat promised Masih, Mirza Ghulam Ahmad Qadiani, peace be upon him: the Sire had conveyed to his followers the good news received from Allah that they would reach such heights in knowledge and wisdom that the world will not be able to compete with them.

"This ceremony was held on October 14, 1979 and the next day i.e., on the 15th, the Award was announced for Professor Dr. Abdus Salam. Praise be to Allah, repeated Praise to Allah for this".

'Salam's birth result of prediction'

In his booklet, entitled *Dr. Abdus Salam*, Mahmud Mujib Asghar Qadiani writes: "His (Dr. Abdus Salam Qadiani's) birth has proved the magnificent prediction the news of which, the Founder of Jamaat Ahmadiya, Hazrat Mirza Ghulam Ahmad Qadiani, peace be upon him, received from Allah and had announced eighty years earlier that: "People of my sect will attain so much perfection in knowledge and wisdom that by their standards, arguments and splendour of truth they would shut the mouths of all".

'Allah accepted prayers for bestowal of Award'

Dr. Abdus Salam Qadiani referred to this prediction himself in his address to the Annual Qadiani Meet in 1979 and said:

"I am filled with praise and glory to that holy Being Who accepted regular and continuous prayers of my present Imam, my parents and my friends of the Jamaat, thereby gladdening the hearts in the the Islamic world and Pakistan".

(Qadiani newspaper *Al-Fazl*, Rabwah, Dated December 31, 1979).

COMMENTS

It is in this manner that Qadianis have carried on an unending propaganda for the *'interest accrued award'* and have presented it in colours of a miraculous event of human history. Simpletons have been made to believe in it. But anybody with commonsense knows that such profane 'interest'-based matters have absolutely nothing to do with the divine missions of the holy Prophets of Allah. How can a commonplace object which is available to a Jew, a Christian, a Hindu, a Buddhist, a sweeper or a cobbler, can be a matter of distinction for a Prophet or his Ummah? On the other hand, it may be said most appropriately that boasting of winning fame and wealth from an accursed thing like 'interest' is an additional proof of the lies and falsehoods of Mirza Ghulam Ahmad Qadiani and his pack.

OBJECTIVE NO 2
TO PROVE THAT QADIANIS ARE MUSLIMS

Non-Qadianis akin to 'Sweepers and Cobblers'

Mirza Ghulam Ahmad Qadiani had pre-

سلسلہ نمبر۲۲

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قارئین ختم نبوت سے تین سوال

محترم قارئین آپ کی دلچسپی کے لئے قادیانیت سے متعلق سوال و جواب کا ایک سلسلہ شروع کیا گیا ہے۔ اس سلسلے میں ہم ہر دفعہ تین سوال شائع کریں گے جن کے جوابات آپ حضرات ڈاک کے ذریعے ارسال کرسکتے ہیں۔ سب سے پہلے موصول ہونے والے مکمل صحیح حل پر ۳ ماہ کی کے لئے رسالہ مفت جاری کیا جائے گا۔ ایک غلطی والے حل پر ۲ ماہ کی مدت کے لئے اور دو غلطی پر ایک ماہ کی مدت کے لئے رسالہ مفت جاری کیا جائے گا۔

سوال ۱ ... قادیانیوں نے پنجاب کے کس شہر کی مسجد میں نمازیوں پر حملہ کیا؟

سوال ۲ ... مرزائیوں کی تفسیر بیان القرآن کے مصنف کا نام کیا ہے؟

سوال ۳ ... مرزا غلام احمد قادیانی کن کن نفسیاتی بیماریوں میں مبتلا تھا کوئی تین بیماریوں کے نام لکھیے۔

ٹوکن شمارہ ۴۷

نام ____________

ولدیت ____________

مکمل پتہ ____________

____

ذاتی مصروفیات ____________

____

خط و کتابت کیلئے:

انچارج انعامی مقابلہ ہفت روزہ ختم نبوت "انٹرنیشنل" پرانی نمائش

ایم اے جناح روڈ کراچی کوڈ نمبر ۷۴۴۰۰

اہم ہدایات:

۱...... ساتھ منسلک ٹوکن کاٹ کر صحیح اندراج کرکے خط میں ارسال کیا جائے ورنہ حل مکمل تصور نہیں کیا جائے گا۔

۲...... تمام سوالات کے جواب صاف ستھرے کاغذ پر تحریر کریں۔

۳...... ہر شمارہ کا حل اس سے دو شمارہ کے بعد شائع کیا جائے گا۔

۴...... جوابی ٹوکن انچارج انعامی مقابلہ "ہفت روزہ ختم نبوت انٹرنیشنل" کے نام سے ارسال کریں

مرشد العلماء حضرۃ مولانا خان محمدؒ امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی اپیل

قربانی کی کھالیں

مسائل قربانی

ہر صاحب نصاب پر قربانی واجب ہے غریب اور قرضدار پر واجب نہیں۔

قربانی کے جانور کی عمر: اگر بکری ایک سال کی ہو جائے۔ بھینس بھینسا دو سال، اونٹ اونٹنی پانچ سال۔ البتہ بھیڑ، دنبہ، دنبی چھ ماہ کا جائز ہے بشرطیکہ خوب موٹا تازہ ہو، اگر ایک سال کے بھیڑوں میں چھوڑیں تو فرق معلوم نہ ہو۔

- قربانی کا جانور بے عیب ہو۔
- خصی جانور کی قربانی جائز ہے۔
- کان قدرتاً بالکل چھوٹے ہوں قربانی جائز ہے۔
- پیدائشی سینگ نہ ہوں قربانی جائز ہے۔
- سینگ تھے مگر ٹوٹ گئے لیکن جڑ سے نہیں ٹوٹے یا خول اتر گیا لیکن اندر سے محفوظ ہے تو قربانی جائز ہے۔
- پیدائشی کان نہ ہوں یا تھے مگر تہائی یا اس سے زائد کٹ گئے، قربانی جائز نہیں۔
- جانور اندھا ہو یا ایک آنکھ کی تہائی یا اس سے زائد روشنی ضائع ہو جائے قربانی جائز نہیں۔
- جانور کے تمام یا اکثر دانت نہ ہوں قربانی جائز نہیں۔
- جانور کی تہائی سے زائد دم کٹ گئی ہو تو قربانی جائز نہیں۔
- لنگڑا جانور جو تین پاؤں پر چلتا ہو، چوتھا پاؤں گھسیٹ کر چلتا ہو، قربانی جائز نہیں۔
- گائے بھینس اونٹ میں سات آدمی شریک ہو سکتے ہیں اگر کوئی کم شریک ہوئے تو بھی جائز ہے۔
- سنت ہے جب جانور ذبح کرنے کے لئے رو بقبلہ لٹائے تو یہ دعا پڑھے:

إِنِّي وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ حَنِيفًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کو دیجئے

- عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ملت اسلامیہ کی بین الاقوامی تبلیغی و اصلاحی تنظیم ہے۔
- تنظیم ہر قسم کے سیاسی مناقشات سے علیحدہ ہے۔
- تبلیغ و اشاعت دین خصوصاً عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ اس کا طرۂ امتیاز ہے۔
- اندرون و بیرون ملک مبلغین، دفاتر و مراکز بیک وقت مصروف عمل ہیں۔
- لاکھوں کی تعداد میں لٹریچر اردو، عربی، انگریزی میں چھاپ کر پوری دنیا میں مفت تقسیم کیا جاتا ہے۔
- عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ہفت روزہ و ماہنامہ شائع ہو رہے ہیں۔
- صدیق آباد (ربوہ) میں مجلس کی سرگرمیاں جاری ہیں وہاں مسجد اور مدرسہ چل رہے ہیں۔
- عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی دفتر میں دار المبلغین قائم ہے، جہاں علماء کو رد قادیانیت کا کورس کرایا جاتا ہے۔
- ملک بھر میں اہل اسلام اور قادیانیوں کے درمیان بہت سے مقدمات قائم ہیں، جن کی پیروی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کر رہی ہے۔
- ہر سال دنیا بھر میں عالمی مجلس کے مبلغین تبلیغ اسلام اور تردید قادیانیت کے سلسلے میں دورے کرتے ہیں۔
- اس سال بھی حسب سابق برطانیہ میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی اور امریکہ میں بھی متعدد کانفرنسیں منعقد کی گئیں۔ افریقہ کے ایک ملک مالی میں مجلس کے راہنماؤں کی کوششوں سے ۴۰۰ ہزار قادیانیوں نے اسلام قبول کیا۔

یہ سب اللہ تبارک و تعالیٰ کی نصرت اور آپ کے تعاون سے ہو رہا ہے۔

اس کام میں مخیر دوستوں اور ہمدردان ختم نبوت سے گزارش ہے کہ وہ قربانی کی کھالیں، زکوٰۃ، صدقات اور عطیات عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کو دے کر ثواب دارین حاصل کریں۔

دفتر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
حضوری باغ روڈ ملتان شہر
فون نمبر 514122

دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
جامع مسجد باب الرحمت پرانی نمائش
کراچی —— فون نمبر 7780337

مسائل قربانی

- اور ذبح کرنے کے بعد یہ دعا پڑھے:

اللَّهُمَّ تَقَبَّلْهُ مِنِّي كَمَا تَقَبَّلْتَ مِنْ حَبِيبِكَ مُحَمَّدٍ وَخَلِيلِكَ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ

- قربانی کا گوشت تول کر تقسیم کریں، اندازہ سے تقسیم جائز نہیں۔
- حصہ داروں میں سے ایک شخص بھی اگر قادیانی یا لاہوری مرزائی حصہ دار ہو گیا تو سب کی قربانی نہ ہوگی۔
- مرزائی دائرہ اسلام سے خارج ہیں اس لئے اگر مرزائی نے جانور ذبح کیا، یا اپنی قربانی کا گوشت بھیجا، تو اس کا کھانا حرام ہوگا۔
- قربانی کی کھال یا گوشت ذبح کرنے کے عوض دینا جائز نہیں۔
- قربانی کے جانور کی رسی، زنجیر وغیرہ صدقہ میں دے دی جائے۔
- ذی الحجہ کی نویں تاریخ کی نماز فجر کے بعد سے تیرھویں ذی الحجہ کی عصر تک ہر شخص کے لئے باجماعت ہو یا تنہا ہر فرض نماز کے بعد ایک مرتبہ بلند آواز سے تکبیر تشریق کہنا واجب ہے اگر امام بھول جائے تو مقتدی ہی خود تکبیر شروع کر دیں۔

اللهُ أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَاللهُ أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ

- یکم ذی الحجہ سے لیکر قربانی سے فارغ ہونے تک قربانی کرنے والا حجامت نہ کرائے، ناخن نہ کٹوائے تاکہ حاجیوں کیساتھ مشابہت ہو جائے۔
- نماز عید کے لئے گھر سے نکلیں تو راستہ میں تکبیرات قدرے بلند آواز کے ساتھ کہتے جائیں۔
- ایک راستہ سے جائیں دوسرے سے آئیں۔

کراچی کے احباب الائیڈ بینک ہوری ٹاؤن برانچ اکاؤنٹ نمبر ۹۳-۷ میں براہ راست رقم جمع کر کے دفتر کو اطلاع دیں۔